ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر:- غلام نبی

ہفتہ میں تین بار

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۲۶	مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۳۲ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ	جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۷- [illegible] کی ٹرین سے ڈلہوزی تشریف لے گئے- ۲۶ اگست [illegible] حضور نے جماعت کو مظلومین کشمیر کی اعانت [illegible] کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے [illegible] پرچہ میں شائع کیا جائے گا:

[illegible] بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں ملک [illegible] بی-اے گجراتی نے قرآنی مسیح اور [illegible] پر تقریر کی:

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عذاب اور دکھ سے رہائی کی تجویز

(فرمودہ ۲۸- اگست ۱۹۰۲ء)

"عذاب اور دکھ سے رہائی کی بجز اس کے کوئی تجویز اور علاج نہیں ہے۔ کہ انسان سچے دل سے توبہ کرے۔ جب تک سچی توبہ نہیں کرتا۔ یہ بلائیں جو عذاب الٰہی کے رنگ میں آتی ہیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ سکتیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنے قانون کو نہیں بدلتا۔ جو اس بارے میں اس نے مقرر فرما دیا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم۔ یعنی جب تک کوئی قوم اپنی حالت میں تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔ اللہ تعالےٰ بھی اس کی حالت نہیں بدلتا:

خدا تعالےٰ ایک تبدیلی چاہتا ہے۔ اور وہ پاکیزہ تبدیلی ہے۔ جب تک وہ تبدیلی نہ ہو۔ عذاب الٰہی سے رستگاری اور مخلصی نہیں ملتی۔ یہ خدا تعالےٰ کا ایک قانون اور سنت ہے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ خود اللہ تعالےٰ نے ہی فیصلہ کر دیا ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ سنت اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی:

پس جو شخص چاہتا ہے۔ کہ آسمان میں اس کے لئے تبدیلی ہو یعنی وہ ان عذابوں اور دکھوں سے رہائی پائے۔ جو شامت اعمال نے اس کے لئے طیار کئے ہیں۔ اس کا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنے اندر تبدیلی کرے۔ جب وہ خود تبدیلی کر لیتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے موافق جو اس نے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم میں کیا ہے۔ اس کے عذاب اور دکھ کو بدل دیتا ہے۔ اور دکھ کو سکھ سے تبدیل کر دیتا ہے"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

ماریشس احمدیہ ایسوسی ایشن کی طرف سے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو مبارکباد

این نور دیا صاحب سکرٹری احمدیہ ایسوسی ایشن ماریشس لکھتے ہیں:۔

ماریشس احمدیہ ایسوسی ایشن کے بورڈ کی ایک میٹنگ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔

یہ ایسوسی ایشن چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر مقرر ہونے پر ان کی خدمت میں مخلصانہ ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے۔ اور اس وسیع جماعت کے ایک ممبر کو حکومت کی طرف سے جو اعزاز دیا گیا ہے۔ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ مسلم حقوق کے تحفظ کے لئے چوہدری صاحب کے اعلےٰ کام کی یہ ایسوسی ایشن ہمیشہ مداح رہی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتی ہے۔ کہ وُہ چوہدری صاحب کو صحت اور طاقت عطا کرے۔ تا وہ ملک وملت کی بیش از پیش خدمات ادا کرسکیں۔ آمین ؛

ڈیرہ بابا نانک کا مناظرہ

اخبار ”زمیندار“ ۲۲ اگست میں نارووال کے ایک شخص عبد الرحیم زبدۃ الحکماء کی طرف سے یہ تار شائع ہوا ہے۔ کہ احمدیوں نے ڈیرہ بابا نانک میں مباحثہ کے دوران میں لال حسین اختر اور دوسرے مسلمانوں پر لاٹھیوں۔ چھویوں اور گنڈاسوں سے حملہ کر دیا جس سے بہت سے مسلمان بُری طرح مجروح ہوئے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ لال حسین نے اپنی ناقابل برداشت بدزبانی اور بے ہودہ گوئی سے فتنہ اٹھایا۔ ایک شخص نے ایک احمدی پر لاٹھی سے حملہ کر دیا۔ اور پھر اس کے حمایتی بھاگ کر اینٹوں کے ڈھیر کے پاس جا جمع ہوئے۔ اور اینٹوں کی بارش شروع کر دی۔ مکانوں پر سے اینٹیں پھینکی گئیں۔ جن سے بہت سے احمدی زخمی ہوئے۔ آخر مقامی سب انسپکٹر نے فساد کو روکا۔ اور ان لوگوں کی زیادتی کے متعلق بعض سرکردہ لوگوں نے احمدیوں سے اظہارِ افسوس کیا۔ اور معافی مانگی ؛

درخواست ہائے دعا

(۱) یہاں کی قلیل وغریب جماعت احمدیہ کو مالکِ دیہہ ہر وقت تکلیف دیتا ہے۔ اور جبر سے کام لیتا ہے۔ اب ایک شخص سے ہمارے خلاف دو تین جعلی مقدمات عدالت میں دائر کرا دیئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ دشمنوں کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ خاکسار نور محمد۔ از ملانوالہ ضلع فیروز پور ؛

۲۔ میرے ایک دوست کو جو کچھ عرصہ ہوا۔ احمدی ہوئے ہیں۔ احمدیت کی وجہ سے طرح طرح کی تکلیفیں دی جا رہی ہیں۔ اور سخت کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ کسی طرح وُہ ارتداد اختیار کرلیں۔ احباب ان کی استقامت کے لئے دُعا کریں۔ خاکسار میاں بشیر احمد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی از کسولی

۳۔ احباب کرام میری اہلیہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید غلام صفدر احمدی۔ خوردہ ؛

۴۔ خاکسار بعض مشکلات میں مبتلا ہے۔ ان کے رفع ہونے کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار سید محمد حسین زیدی صدر گوگیرہ ؛

۵۔ میرے لڑکے عزیز عبد القیوم کی صحت اگرچہ پہلے سے اچھی ہے۔ مگر ہنوز صحت کلی نہیں ہوئی احباب دعا کرتے رہیں۔ خاکسار عبد الرشید پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ۔

۸ اکتوبر ۱۹۳۲ء ”یوم التبلیغ“ منایا جائے

جیسا کہ ایک گزشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ یوم التبلیغ ۸۔ اکتوبر کو منایا جائے گا۔ اس دن ہر ایک مرد وعورت۔ بوڑھے اور جوان احمدی کا فرض ہوگا۔ کہ مسلمانوں میں خصوصیت سے تبلیغ احمدیت کرے۔ اپنے کاروبار یا ملازمت یا دیگر اشغال سے اس دن فراغت حاصل کرکے تبلیغ کے لئے تیار ہوجانا چاہیئے۔ اس مقدس کام کے لئے جو ہر ایک احمدی کی زندگی کا اولین فرض ہے۔ ایک دن نکالنا کوئی بڑی بات نہیں۔ اور جبکہ آنا عرصہ قبل اس کے لئے اطلاع دے دی گئی ہے۔ یہ کوئی مشکل نہیں ہے۔ امید ہے۔ احباب اس دن کو خصوصیت سے تبلیغ احمدیت میں صرف کریں گے ؛

۶۔ میرا لڑکا بعارضہ اسہال بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار غلام احمد خاں گوگیرہ ؛

۷۔ مستری احمد الدین صاحب کو گھٹنہ پر دو سال سے پھوڑا ہے۔ دو دفعہ شفاخانہ میں سول سرجن کے ذریعہ اپریشن کرایا گیا۔ مگر آرام نہیں ہوا۔ زخم بڑھ رہا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا محمد حسین از تہ گڑی ؛

۸۔ اہلیہ صاحبہ بابو عبد الغنی صاحب سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد بشیر۔ انبالہ ؛

اعلان نکاح

۱۹۔ اگست ۳۲ء عبد الرحمٰن ولد شیخ احمد دین صاحب ڈنگوی کا نکاح اڑھائی سو روپیہ مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسماۃ سردار بیگم بنت عمر دین صاحب احمدی ساکن دھرم کوٹ بگا سے پڑھا خاکسار عبد الرحمٰن قادیانی ؛

ولادت

۱۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے ۱۱ اگست ۳۲ء کو میرے ہاں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اس کی عمر میں برکت دے۔ اور خادمِ دین بنائے۔ خاکسار محمد حیات خاں احمدی ملتان ؛

۲۔ میرے ہاں ۱۶ اگست ۱۹۳۲ء لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لطیف احمد نام تجویز فرمایا احباب درازی عمر اور خادمِ دین بننے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد دین ہیڈ کلرک نظارت دعوت وتبلیغ قادیان ؛

۳۔ پیر نذیر احمد صاحب گولیکی کے ہاں ۱۸ اگست ۱۹۳۲ء لڑکی پیدا ہوئی۔ (پیر شمس الدین گولیکی)

جنازہ غائب

محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ جناب عبد الرحمٰن صاحب مدراسی مرحوم فوت ہوگئی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جنازہ غائب پڑھا۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ اخبار میں بھی اعلان کر دیا جائے۔ یہ خاتون بھی السابقون الاولون اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابیوں میں سے تھیں۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعا مغفرت کریں ؛ خاکسار یوسف علی۔ پرائیویٹ سکرٹری۔ قادیان

دعائے مغفرت

(۱) میری بیوی بیس روز بعارضہ ٹائی فائیڈ وسرسام بیمار رہ کر ۱۸ اگست کو فوت ہوگئی۔ مرحومہ تین سالہ بچہ اپنی نشانی چھوڑ گئی ہے۔ احباب مرحومہ کی مغفرت کے لئے اور ننھے بچے کی دینی اور دنیاوی بہتری کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الکریم مولوی فاضل از جہلم ؛

۲۔ میرا لڑکا عطاء الرحمٰن بعارضہ نمونیا۔ اور ٹائیفائیڈ فیور ۲۳ اگست کو اس جہان فانی سے رخصت ہوکر مالکِ حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار مسعود الرحمٰن ریلوے گھڑی ساز راولپنڈی۔

چندہ کی ماہواری رپورٹ کے لئے یاددہانی

ماہ جولائی میں ماہواری رپورٹوں کے فارم تمام جماعتوں کی طرف شائع کئے گئے تھے۔ اور استدعا کی گئی تھی۔ کہ ان کو خانہ پُری کرکے ہر ماہ کی بیس تاریخ چندہ ماہوار کے ہمراہ جماعتیں فارم یہاں ارسال کر دیا کریں۔ تا ہمیں یہ معلوم ہوسکے۔ کہ کتنے آدمیوں کے نام بقایا رہ گیا ہے اور وجوہات کیا ہیں۔ اور کب تک ان کے وصول ہونے کی امید ہے۔ لیکن نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ابھی تک صرف حسب ذیل تیرہ جماعتوں کے سوا کسی جماعت نے یہ فارم پُر کرکے نہیں بھیجے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۶ قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۳۲ء جلد ۲۰

سیاسی حالاتِ حاضرہ پر گورنر پنجاب کی تقریر

اتحاد کا خوشکن منظر

۲۳ اگست پنجاب کے مسلمان۔ ہندو۔ سکھ اور عیسائی معززین نے ہز ایکسی لنسی سردار سکندر حیات خان گورنر پنجاب کے اعزاز میں جو شاندار ڈنر دیا۔ اور اس تقریب پر جو مخلصانہ تقریریں کیں۔ انہوں نے پنجاب کی مختلف اقوام کے اتحاد و اتفاق کا ایک ناقابل فراموش اور نہایت ہی خوشکن منظر پیش کیا۔ اور ثابت ہوگیا۔ کہ اپنے ایک پنجابی بھائی کو صوبہ کے سب سے اعلےٰ منصب پر فائز ہونے پر سب اقوام صوبہ کو یکساں خوشی اور مسرت ہوئی ہے۔ اور وہ اس اعزاز کو اپنے صوبہ کے لئے اعزاز سمجھتی۔ اور اس پر فخر اور خوشی کا اظہار کر رہی ہیں :-

اہم معاملہ پر اظہارِ رائے

چونکہ اس وقت سیاساتِ ہند پر بے حد اثر انداز ہونیوالا مسئلہ وزیر اعظم برطانیہ کا تازہ اعلان ہے۔ اور دیگر صوبوں کی طرح پنجاب میں بھی ہر قوم اس کے مفہوم اور مطلب کے متعلق اپنے اپنے نقطہ نگاہ سے اظہار رائے کر رہی ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ ایسے موقعہ پر جبکہ پنجاب کی ہر قوم کے معززین نے نہ صرف ایک شاندار اجتماع کا انتظام کر کے بلکہ مخلصانہ اور پُر جوش الفاظ میں بھی ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کی ذات کے متعلق کامل اعتماد کا اظہار کیا۔ ہز ایکسی لنسی وقت کے نہایت اہم مسئلہ کے متعلق راہ نمائی کرتے۔ اور اس بارے میں صحیح اور درست راستہ اختیار کرنے کی تلقین کرتے۔ کیونکہ نہ صرف صوبہ کا سب سے اعلےٰ حاکم ہونے کے لحاظ سے بلکہ سرزمین پنجاب کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے بھی ضروری تھا۔ کہ وہ اپنے اہلِ وطن کو اس نازک مرحلہ میں اپنے مشورہ سے مستفیض کرتے۔ چنانچہ انہوں نے ہر قسم کی مشکلات سے آگاہ ہوتے ہوئے نہایت صفائی سے ضروری امور پر روشنی ڈالی۔ غیر تسلی بخش معاملات کے حل کا طریق بتایا۔ اور سب سے ضروری چیز اتحاد و اتفاق اور ملک میں امن قائم رکھنے کی تلقین کی :-

ملک معظم کی حکومت نے کیوں فیصلہ کیا

ہز ایکسیلنسی نے آنے والے سیاسی دَور کا ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے اس طرف توجہ دلائی۔ کہ ملک معظم کی حکومت نے فرقہ وار نیابت کے فیصلہ کی ذمہ واری محض اس لئے اپنے اُوپر لی تھی۔ کہ اہلِ ہند نے باوجود بار بار کی ہدایت کے اس کے حل کرنے میں ناکامی کا صاف طور پر اظہار کیا۔ اور حکومت سے درخواست کی۔ کہ وُہ خود اس کا تصفیہ کرے۔ اب جبکہ حکومت نے تصفیہ کر دیا ہے۔ حکومت پر کسی قسم کا الزام لگانا افسوسناک امر ہے۔ خاصکر اس صورت میں جبکہ ہمیں یہ زریں موقعہ دیا گیا ہے۔ کہ ہم باہمی اتفاق و اتحاد کے ذریعہ اس فیصلہ کو بدل سکتے ہیں :-

زریں موقعہ

اس موقعہ پر ہز ایکسی لنسی نے یہ مشورہ دیا۔ کہ

"اگر یہ اعلان کسی ایک یا زیادہ فرقوں کے لئے غیر تسلی بخش ثابت ہُوا ہے۔ تو ان فرقوں کے لیڈروں کا یہ اولین فرض ہوگا۔ کہ ملک معظم کے دیئے ہوئے زریں موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اتحاد کے ذریعہ اختلافات دُور کر دیں"!

ظاہر ہے۔ کہ یہ بہترین مشورہ ہے۔ جو اس بارے میں دیا جاسکتا ہے۔ اور وُہ لوگ جواب یہ کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے حکومت پر نہ تو تصفیہ کرنے میں اپنی ناکامی کا اظہار کیا۔ اور نہ حکومت سے درخواست کی۔ کہ وُہ فیصلہ کر دے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اگر پہلے نہیں۔ تو اب سامنے آئیں۔ اور اتفاق سے فیصلہ تجویز کر دیں۔ لیکن اگر کوئی اس کے لئے تو تیار نہ ہو۔ اور اس قسم کی دھمکیاں دے جو ملک کے امن میں رخنہ پیدا کرنے والی ہوں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ اس طرح کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا :-

فضا میں سکون کی ضرورت

ہز ایکسی لنسی نے دُوسرا مشورہ یہ دیا ہے۔ کہ

"سمجھوتہ گفت و شنید پر منحصر ہے۔ اور گفت و شنید اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جب فضا میں سکون ہو۔ یہ آپ کا فرض ہوگا۔ کہ صُوبہ کی فضا میں سکون قائم کریں۔ اور غبار آلود نہ ہونے دیں"!

یہ بھی نہایت ضروری امر ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ ہز ایکسیلنسی نے نہ صرف پنجاب میں حکومت کا سب سے بڑا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے۔ بلکہ اہلِ پنجاب میں سے ایک فرد ہونے کے لحاظ سے بھی اپنے ہم وطنوں کی پُوری خیر خواہی کو ملحوظ رکھا ہے :-

ہندوؤں اور سکھوں سے رعایت

ہز ایکسی لنسی نے اپنی تقریر میں سکھوں اور ہندوؤں کو اطمینان دلانے کی بھی کوشش کی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ فرقہ وار نیابت کے اعلان میں ان سے کس قدر رعایت کی گئی ہے سکھوں کو فیاضانہ زائد از استحقاق مراعات دیئے گئے ہیں۔ اور ہندوؤں کی خاطر اچھوتوں کو علٰحدہ نیابتی حق نہیں دیا گیا۔ بلکہ پنجاب میں اچھوتوں کا مسئلہ اونچ ذات کے ہندوؤں کی خواہش کے مطابق حل کیا گیا ہے :-

مسلمانوں کا ذکر

اس کے مقابلہ میں مسلمانوں میں آئینی اکثریت نہ ملنے کی وجہ سے جو تشویش پائی جاتی ہے۔ اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا۔ بلکہ ان کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ وُہ بھی ہندوؤں اور سکھوں کی تسلی اور اطمینان کے لئے ہی کہا گیا ہے :-

چنانچہ فرمایا :-

"پنجاب میں فرقہ وار حکومت کی نسبت صحیح واقعات کا واضح کر دینا نہایت ضروری ہے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ ملک کے کسی گوشہ میں بھی فرقہ وار حکومت قائم کرنا مشکل ہی نہیں۔ بلکہ محال ہے۔ پھر اس صُوبہ میں تو ایسی حکومت بالکل ناممکن قرار دی جاسکتی ہے۔ میں فرض کر لیتا ہوں۔ کہ مُسلم انتخاب جداگانہ کے ذریعہ سے ۵۷ فیصدی نیابتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس پر بھی وُہ خالص فرقہ وار حکومت قائم نہیں کر سکتے۔ گزشتہ زمانہ کی طرح آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ کہ مختلف اقتصادی مفادوں کی وجہ سے مخالف جماعتیں پیدا ہونے لگیں گی۔ اور اس طرح حکومت کو ناکام بنایا جا سکتا ہے"!

اس سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کی کیا پوزیشن ہوگی اور غیر مسلموں نے جو شور و شر مچا رکھا ہے۔ وُہ کس قدر بے بنیاد ہے :-

حکومت کا فرض

آخر میں ہز ایکسی لنسی نے امن و اتحاد کی ضرورت کی طرف پھر توجہ دلائی۔ اور اسی سلسلہ میں فرمایا :-

"میری حکومت کا یہ فرض رہا ہے۔ اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا کہ امن کا خیال رکھے۔ کہ امن عامہ میں کوئی خلل واقع نہ ہونے پائے جو ان لوگوں کے لئے سخت مشکل کا باعث ہوگا۔ جو سنجیدگی کے ساتھ ترقی کے راستہ پر گامزن ہونے کی کوشش کر رہے ہیں"!

ایسے وقت میں جبکہ بعض اطراف سے ملک کے امن کو خطرہ میں ڈالنے کی نہ صرف دھمکیاں دی جا رہی ہوں۔ بلکہ اس کے لئے سامان بھی مہیا کئے جا رہے ہوں۔ صوبہ کے حاکم اعلےٰ کا یہ ذکر کرنا نہایت باموقعہ ہے۔ اور ہر امن پسند اس بارے میں حکومت کی تائید کرے گا :-

"پرتاپ" کی شرارت

لیکن اخبار "پرتاپ" (۲۷ اگست) نے جس کمینہ رنگ میں اس پر جرح کی ہے۔ وُہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ لکھا ہے۔

"میں ہز ایکسی لنسی کا پورا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے پوچھنے سے رُک نہیں سکتا۔ کہ ایک ایسے موقعہ پر جب کہ تمام جماعتوں نے مل کر انہیں دعوت دی ہو۔ اس قسم کی دھمکی دینا بدتمیزی نہیں۔ تو بدمذاقی ضرور ہے"۔

حالانکہ یہ دھمکی نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کو اطمینان دلایا گیا ہے جو سنجیدگی کے ساتھ ترقی کے راستہ پر گامزن ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور جن کے لئے بدامنی سخت مشکل اور روکاوٹ کا موجب بن سکتی ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ ہر حکومت کا اولین فرض قیامِ امن اور امن پسند لوگوں کی حفاظت کرنا ہے۔ اور ایسے موقعہ پر جب کہ ہر قوم کے معزز نمائندوں سے صُوبہ کے سب سے زیادہ ذمہ دار حاکم کو گفتگو کا موقعہ میسر آیا ہو۔ اور جب کہ امن پسند لوگوں کو امن کے متعلق تشویش ہو۔ یہ بتادینا نہایت ضروری تھا۔ کہ حکومت قیامِ امن کے متعلق اپنے فرض سے غافل نہیں۔ لیکن ہندوؤں کے اس طبقہ کو جس کی نمائندگی کا "پرتاپ" کو دعوےٰ ہے۔ یہ بات پسند نہیں آئی۔ ان کے نزدیک یہ بدتمیزی نہیں۔ تو بدمذاقی ضرور ہے"۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کے خیال میں تمیز داری اور بامذاقی وُہ ہے جس کا ثبوت ڈاکٹر گوکل چند اور سر جگندر سنگھ نے دیا ہے۔ کہ حکومت کے وزیر ہو کر حکومت کے خلاف شورش پیدا کرنے میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور علی الاعلان کہہ رہے ہیں۔ کہ صوبہ میں اس وقت تک امن قائم نہ ہوگا۔ جب تک کہ مسلمانوں کو ان کے حوالے نہ کر دیا جائے گا۔

شورش پسند طبقہ

بات یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کا شورش پسند طبقہ نہیں چاہتا۔ کہ امن قائم ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک طرف تو وُہ ہر موقعہ پر شورش انگیزی کی کوشش کرتا ہے۔ اور دوسری طرف حکومت کی طرف سے قیامِ امن کے لئے جو انتظام کیا جائے۔ اس کی مخالفت میں آواز اٹھاتا ہے۔ یہ لوگ دعوےٰ تو ملک کی آزادی کا کرتے ہیں لیکن دراصل ملک کی ترقی میں سب سے بڑی روک ہیں۔ ان کی تباہ کُن کوششوں کا سدِّباب کرنا نہ صرف حکومت کا بلکہ ہر امن پسند شخص کا فرض ہے :-

بدامنی پھیلانے کی اجازت نہیں دیجاسکتی

"پرتاپ" نے گورنر پنجاب کی تقریر کے ان الفاظ کا جن میں انہوں نے اقوام کے آپس کے سمجھوتہ کے لئے پُرامن فضا ضروری قرار دی ہے۔ یہ مطلب پیش کیا ہے :- کہ

"اگر ہندو اور سکھ چاہتے ہیں۔ کہ تصفیۂ حقوق میں تبدیلی کا امکان پیدا ہو۔ تو وُہ ایجی ٹیشن بند کر دیں۔ گورنر صاحب نے ان دونوں کو نیند کی لوری دی ہے۔ وُہ سو جائیں۔ کیونکہ اس کے بنا تصفیۂ حقوق میں ترمیم کی کوئی صورت نہیں"۔

گویا ہندو اور سکھ جو ایجی ٹیشن کر رہے ہیں۔ اور جس میں اور زیادہ اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا دُوسرا نام بدامنی ہے کیونکہ جب یہ کہا جائے۔ کہ امن قائم ہو جائے۔ اور اس میں کوئی خلل نہ آئے۔ تو اس کا وُہ یہ مفہوم لیتے ہیں۔ کہ ایجی ٹیشن بند کر دی جائے۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس قسم کے ایجی ٹیشن کی نہ تو انہیں حکومت اجازت دے سکتی ہے۔ اور نہ امن پسند لوگ۔

فرقہ وارانہ تصفیہ اور ہندو لیڈر

ہندوؤں میں ایسے سرکردہ لوگوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جو وزیرِ اعظم کے تصفیہ کو ہندوؤں کے لئے ہر لحاظ سے مفید سمجھتے۔ اور اس کے قبول کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ سرتیج بہادر سپرو کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اب سر چمن لال اور مسٹر سرینواس شاستری کا نام "پرتاپ" نے لیا ہے۔ جنہوں نے ہندوستانیوں کو یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ وُہ تصفیۂ حقوق کو شکریہ کے ساتھ قبول کریں"۔ اسی طرح مسٹر اے۔ پی۔ پیٹرو نے مدراس میں ایک جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے کہا۔

"تصفیہ میں نہایت پیچیدہ سوالات کا بہترین حل کیا گیا ہے۔ سیاسی مصلحت کا تقاضا تھا۔ کہ تصفیہ میں جن اصول کو عارضی طور پر منظور کیا گیا ہے۔ انہیں تسلیم کر لیا جائے۔ تاکہ آئینی ترقی کے رستہ میں جو روکاوٹ ہے۔ وُہ دُور ہو سکے"۔

تصفیہ کے متعلق یہ ان لوگوں کی آراء ہیں۔ جن پر ہندوؤں کو ہمیشہ اعتماد رہا ہے۔ ممکن نہیں تھا۔ کہ ہندوؤں کے لئے یہ تصفیہ کسی لحاظ سے نقصان رساں ہوتا۔ اور پھر یہ لوگ اسے منظور کر لینے کا مشورہ دیتے۔ اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی حالت بالکل دوسری ہے۔ تمام مسلمان تصفیہ کے متعلق خوف اور تشویش کا اظہار کر رہے ہیں :-

سکندر آباد کے مصیبت زدہ مسلمان

پچھلے دنوں سکندر آباد ضلع ملتان میں ہندو مسلمانوں کا جو فساد ہوا۔ اس کے سلسلہ میں بہت سے مسلمانوں کو گرفتار کر کے مقدمہ چلایا گیا۔ لیکن مسٹر پی۔ سی۔ ہوڈ مجسٹریٹ درجہ اول نے ان کو بے گناہ پا کر رہا کر دیا ہے۔ ہندو جو اپنے سرمایہ۔ اور اپنے رسُوخ کی وجہ سے مسلمانوں پر پورا تسلط حاصل کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ انہیں کب گوارا ہو سکتا تھا۔ کہ مسلمان رہا ہو جائیں انہوں نے نگرانی کے لئے کوشش کی۔ مسلمانوں نے موجودہ سیشن جج کی موجودگی میں اپنے آپ کو مشکلات میں پا کر ہائی کورٹ کی طرف رجوع کیا۔ مگر ہائی کورٹ نے پیش از مرگ واویلا قرار دیتے ہوئے انہیں جواب دے دیا۔ آخر وُہی ہوا۔ جس کا خطرہ تھا۔ سیشن جج صاحب نے نگرانی کی اجازت دے دی۔ جس پر رہا شدہ ملزموں کو دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ اور سوائے ایک کے باقیوں کو ضمانت پر رہا کیا گیا۔ مگر تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ۱۳ ملزمان جو ضمانت پر رہا تھے۔ سردار سیوا سنگھ سیشن جج کے حکم سے جوڈیشل حوالات میں بھیج دیئے گئے ہیں :-

پہلی دفعہ کی گرفتاری کے ایام میں ان بے چاروں کی دو فصلیں ضائع ہو گئی تھیں۔ اور ان کے گھروں میں کھانے کے لئے کچھ نہ رہا تھا۔ ابھی تک ان کی بدحالی اور افلاس حد سے بڑھا ہوا ہے۔ لیکن اب جبکہ پھر دھان کی فصل کا موسم آ رہا ہے۔ انہیں حوالات میں بند کر دیا گیا ہے :-

ان حالات میں سرکردہ مسلمانوں کو نہ صرف ان گرفتارانِ مصیبت کی قانونی امداد کرنی چاہیئے۔ بلکہ ان کے بال بچوں کے قوت لایموت کے لئے بھی انتظام کرنا چاہیئے :-

کانگرس اور جمعیۃ العلماء

ایک طرف ڈاکٹر گمپلو ڈکٹیٹر کانگرس کا یہ اعلان کہ

"میں انڈین نیشنل کانگرس کی طرف سے اس کا اعلان کر دینا بہتر سمجھتا ہوں۔ کہ کانگرس سیاسیاتِ ہند میں کسی مذہب کی مداخلت گوارا نہیں کر سکتی۔ اسی طرح ملک۔ اور نشستوں کی تقسیم کو جس کی بنیاد فرقہ وار اصول پر رکھی گئی ہو۔ کسی صورت میں قبول نہیں کر سکتی"۔ (زمیندار ۲۵ اگست)

اور دوسری طرف جمعیۃ العلماء کا یہ فیصلہ۔ کہ

"جب تک کانگرس اور جمعیۃ العلماء کے کارکن جیلوں سے باہر نہیں آجاتے۔ اس قسم کا کوئی کانسٹی ٹیوشن تیار نہیں ہو سکتا۔ جو ملک کے لئے قابلِ عمل ہو"۔ (پرتاپ ۲۸ اگست)

بتا رہا ہے۔ کہ جمعیۃ العلماء اپنے آپ کو کانگرس کے ہاتھ بیچ چکی ہے۔ اور باوجود یہ جاننے کے بیچ چکی ہے۔ کہ کانگرس مذہب کو جس سے دراصل مراد اسلام ہی ہے۔ بالکل مٹا دینا چاہتی ہے۔ اور مسلمانوں کو ہندوؤں کی غلامی میں دے دینا اپنا مقصد سمجھتی ہے :-

علماء کی جمعیۃ کی یہ حالت جس درجہ عبرتناک ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ افسوس ان لوگوں نے مسلمانوں کو پہلے مذہبی اور دینی لحاظ سے ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔ اور اب سیاسی لحاظ سے بھی ان کی تباہی کے سامان فراہم کر رہے ہیں :-

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعودؑ کے دشمنوں کا عبرتناک انجام

سنت اللہ

اللہ تعالےٰ کی قہری تجلیات کا ظہور جس عظمت و ہیبت کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں ہوتا ہے۔ ویسا کسی اور وقت میں نہیں ہوتا۔ وجہ یہ کہ اس وقت اللہ تعالےٰ اپنے مرسل کے ذریعہ دنیا میں ضلالت اور رشد بطالت اور راستی میں کھلا کھلا امتیاز پیدا کر دیتا ہے۔ اور جو ازراہ شرارت اسمیں روک بنتا ہے۔ اسے عبرتناک انجام کو پہنچا کر دوسروں کے لئے ہدایت کی راہ صاف کی جاتی ہے۔ اسی سنت اللہ کے ماتحت خدائے قادر کا زبردست ہاتھ ہمیشہ اپنے پیاروں کی محافظت فرماتا۔ اور مکذبین کو ان کے ناپاک عزائم میں نامراد رکھتا ہے۔ مومنوں کی ترقی اور مخالفوں کی ہلاکت کا سامان کیا جاتا ہے۔ اور وہ غرض پوری ہوتی ہے جس کے لئے انبیاء علیہم السلام مبعوث کئے جاتے ہیں ؛

عقل کا فیصلہ

عقلاً بھی اس معیار کی سچائی ثابت ہے۔ جو شخص کسی کے پیارے کو اذیت پہنچائے۔ اور اس کے راستہ میں روک بنے۔ وہ اپنی طاقت کے مطابق اس کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو جاتا اور اپنی غیرت کا اس موقعہ پر اظہار کرتا ہے۔ اگر معمولی انسان اپنے پیاروں کی تائید میں کھڑا ہو سکتا۔ اور دشمنوں کی سرکوبی کے لئے جدوجہد کرتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء کے لئے غیرت کا اظہار نہ کرے ؛

قرآن مجید کی شہادت

قرآن مجید میں اس معیار کو بایں الفاظ بیان کیا گیا ہے ولقد استھزئ برسل من قبلك فحاق بالذین سخروا منھم ما کانوا بہٖ یستھزءون قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین (انعام ع ۲) فرمایا تجھ سے پہلے جو رسول گذرے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی ہنسی اور ٹھٹھا کیا گیا۔ مگر آخر ہوا کیا۔ یہ کہ وہ لوگ جو ان سے شدید ہنسی اور تمسخر کرنے والے تھے۔ عذاب الٰہی میں گرفتار ہو گئے۔ ذرا دنیا میں پھر کر دیکھو تو کہ مکذبین کا کیسا عبرتناک انجام ہوا ؛ دوسری جگہ فرمایا۔ ومن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او کذب بایاتہٖ انہ لا یفلح الظالمون (انعام ع ۳) اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ پر افترا کرے یا اس کی طرف سے آنے والے کی باتوں کو جھٹلائے۔ بات یہ ہے۔ کہ ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا ہے۔ کہ جس طرح مفتری علی اللہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح سچے کو جھٹلانے والا بھی کامیابی کا مونہہ نہیں دیکھ سکتا۔ غرض سچے مدعی نبوت کی صداقت کا یہ بھی ایک معیار ہے۔ کہ اس کے دشمن اور معاند ناکام رہتے۔ اور عبرتناک انجام کو پہنچتے ہیں ؛

حضرت مسیح موعودؑ کا الہام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ انی مھین من اراد اھانتک خدا تعالےٰ فرماتا ہے جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ میں اسے ذلیل اور رسوا کروں گا۔ اللہ تعالےٰ کی سنت مستمرہ اور اس خاص وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دشمن جس طرح اپنے ارادوں میں ناکام رہے۔ اور ان کا جو انجام ہوا اس کا کچھ ذکر اس وقت کیا جاتا ہے ؛

مولوی محمد حسین بٹالوی کا عناد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعویٰ ماموریت کیا۔ تو مولوی محمد حسین بٹالوی سب سے پہلے آپ کے مقابل پر نکلے چونکہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور کتاب براہین احمدیہ کے دلائل سے متاثر ہو کر آپ کی بے حد تعریف کی تھی۔ اس لئے انہیں خیال آیا۔ کہ شاید میری تعریف ہی دعویٰ کا موجب ہوئی ہے۔ اس خیال کے ماتحت انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز کو دبانے اور آپ کے مشن کو نابود کرنے کے لئے انتہائی کوشش شروع کر دی۔ بلکہ متکبرانہ انداز میں یہاں تک اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں لکھدیا۔ کہ میں نے ہی اسے بڑھایا۔ اور میں ہی اسے گراؤں گا۔ چنانچہ لکھا

"اشاعۃ السنہ کو خصوصیت کے ساتھ یہ فرض ہے۔ کہ اس فتنہ (قادیانی) کو روکے کہ ابتدا تو اسی کے دعاوی کو رد کرنے کے درپے ہو۔ اس کے اصول باطلہ کا ابطال کرے اس (قادیانی) کی موجودہ جماعت کو تتر بتر کرنے کی کوشش کرے اور آئندہ مسلمانوں خصوصاً اہلحدیث کو اس جماعت میں داخل ہونے سے بچائے۔ اشاعۃ السنہ کا ریویو براہین۔ اس کو امکانی ولی ملہم نہ مانے۔ تو وہ اپنے سابقہ الہامات مندرجہ براہین احمدیہ کی وجہ سے کہ مسلمانوں کی نظروں میں بے اعتبار ہو جاتا لہٰذا اسی اشاعۃ السنہ کا فرض اور اس کے ذمہ یہ ایک قرض تھا۔ کہ اس نے جیسا اس کو دعاوی قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا ویسا ہی ان دعاوی جدیدہ کی نظر سے اس کو زمین پر گرا دے۔"

اللہ اللہ کتنا بڑا بول تھا۔ جو مولوی محمد حسین کی زبان سے نکلا۔ اور کتنی جسارت تھی۔ کہ اس نے کہہ دیا کہ جس طرح میں نے اسے آسمان پر چڑھایا۔ اسی طرح اب زمین پر گراؤں گا۔ مگر وہ خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انی مھین من اراد اھانتک کی بشارت دی تھی۔ اور جس کی سنت ہے۔ کہ وہ اپنے فرستادوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں تائید و نصرت کرتا ہے۔ اس نے بطور نشان مولوی محمد حسین صاحب کو تمام مکائد میں نامراد رکھا ؛

جماعت احمدیہ میں اہلحدیثوں کی شمولیت

مولوی صاحب نے سرتوڑ کوشش کی۔ کہ کوئی اہلحدیث فرد سے جماعت احمدیہ میں داخل نہ ہو۔ لیکن عام لوگوں کو چھوڑ کر ایسے چوٹی کے اہلحدیث جماعت میں داخل ہوئے۔ جن کی مثال نہیں مل سکتی تھی۔ مثلاً حضرت سیدنا مولانا نور الدینؓ اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب ؓ

مولوی محمد حسین صاحب کی ناکامی

پھر مولوی صاحب نے اپنی زندگی کا مقصد یہ قرار دیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زمین پر گرا دے۔ لیکن ہر ممکن سعی کرنے کے باوجود ان کو بہت جلد معلوم ہو گیا۔ کہ یہ ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ چنانچہ ان کو چند ہی دنوں کے بعد خود لکھنا پڑا۔

"اے خیر خواہان ملک و قوم اہل اسلام۔ کیا آپ صاحبوں نے ہمارا مضمون فتنہ کادیانی نمبر ا مندرجہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۴ نہیں دیکھا اور اس کادیانی کے پاس ساٹھ ہزار اشخاص کا آنا۔ اور ان کی مہمانداری میں دس ہزار روپیہ کے قریب صرف ہونا نہیں پڑھا" (فتنہ کادیانی نمبر ۲۰)

گویا ان کی ہر مخالفانہ تدبیر کے باوجود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرجع خلق بنتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ایک قلیل عرصہ میں قادیان میں ساٹھ ہزار آدمی آپ کی خاطر آئے۔ اور ان کی مہمانداری پر دس ہزار روپیہ صرف ہوا۔ جو مولوی صاحب کی ناکامی کا بہت بڑا ثبوت تھا۔

گورنمنٹ سے استدعا

آخر جب مولوی صاحب نے دیکھا کہ وہ قدم قدم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں ناکام ہو رہے ہیں۔ تو یہ تحریک شروع کی۔ کہ حکومت کے مخالفانہ کارروائی کرائی جائے۔ چنانچہ لکھا

"اسلام کے اعیانو مسلمانوں کے پولیٹیکن اعیانو۔ ملک کے امن وابی خواہو۔ آپ اس فتنہ کادیانی سے کیوں غافل اور بے فکر سو رہے ہو۔ ملک اور گورنمنٹ کو اس فساد کے انسداد کی تدبیریں کیوں نہیں بتاتے" (اشاعۃ السنہ جلد ۱۴ نمبر ۱۲ ص ۱۹)

کجا یہ کہنا۔ کہ اب میں زمین پر گراؤں گا۔ اور کجا یہ کہ اپنے عجز کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے استدعا کی جاتی ہے۔ لیکن اس میں بھی سخت ناکامی ہوئی۔

بعض لوگوں کو مقدمہ بازی کی تحریک

اس قسم کی عام تحریک کرنے کے علاوہ بعض افراد کو بھی مولوی صاحب نے مقدمہ بازی کی تحریک کی چنانچہ شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کو لکھا:-

"اگر ہو سکے۔ تو کادیانی کی اس تحریر پر جو آپ کے حق میں مرزا صاحب نے لکھی ہے۔ اور اس میں نامناسب الفاظ درج کئے ہیں۔ قانونی چارہ جوئی کریں۔ تاکہ اس مسیح وقت کے فیض سے جیلخانہ والے بھی فیضیاب ہوں۔ یہ خاکسار بھی اسی فکر میں ہے۔ مگر ہنوز بعض موانع موجب التوا ہیں۔" (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۵ نمبر ۸ صفحہ ۱۸۹)

ایک موقعہ پر مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کر کے لکھا:-

"از آنجا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب میرے دوست ہیں۔ اور میرے پیرو بھی ہیں۔ مرزا کو عدالت کی سیر کرائیں۔ اور گورنمنٹ کے عطا کردہ خطاب مولوی فاضل کی سخت توہین کی ہے جس شخص کو گورنمنٹ مولوی فاضل کا خطاب دے۔ وہ جاہل کہلاوے۔ تو ان خطابات کی کیا وقعت رہی۔ میرے دوست مولوی صاحب نے کچھ نہ کیا۔ تو ہم کو اشتہار دینا پڑیگا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے دوستوں اور پیروان سے نہیں رہے۔" (اشاعۃ السنۃ جلد ۲۱ نمبر ۲ صفحہ ۵۲)

ایک بار مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے خاندان کو بھی اشتعال دلایا۔ مگر اس میں بھی ناکامی کے سوا کچھ نہ حاصل ہوا۔ چنانچہ خود لکھا:- "جب مرزا نے قادیانی اخبار دلی میں (نذیر حسین کی) اس توہین کا ارتکاب کیا تھا۔ تو میں نے شیخ الکل کے جانشین سید عبدالسلام صاحب کو استغاثہ پر مستعد کیا۔ مگر معلوم نہیں۔ کہ ان کی غیرت اسلامی کیوں دب گئی۔ اور کیوں سب کی رگ حمیت کٹ گئی۔" (اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۱)

مگر اس پہلو سے بھی مولوی صاحب کو قطعاً کامیابی نہ ہوئی اور ان کی تحریک پر کوئی مقدمہ کرنے کے لئے تیار نہ ہوا۔

گورنمنٹ سے درخواست

آخر خود گورنمنٹ کے آگے ناک رگڑتے ہوئے لکھا:-

"گورنمنٹ سے ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ مرزا کو کسی پولیٹکل یا جوڈیشل افسر کی عدالت میں طلب کر کے اس سے دو حرفی سوال کرے۔ کہ ہماری تجویز (طاعون) کا ٹیکہ لگانے کا کبھی تم نے مخالفت کیا۔ اور اس تجویز کو غیر مفید کہا۔ اور تمام لوگوں کو اس پر عمل کرنے سے روکا یا نہیں۔ اگر وہ روکنے کا اقبال کرے۔ تو اس کو سزا دے اور اگر روکنے سے انکار کرے۔ تو گورنمنٹ اس کو لعنت و ملامت تو کرے۔" اور یہاں تک لکھ دیا کہ "گورنمنٹ نے کچھ نہ پوچھا۔ تو پھر مرزا اور اس کے حواریوں کے پو بارہ اور پانچوں انگلی میں ہیں۔ وہ جو چاہیں سو کریں" (اشاعۃ السنۃ جلد ۲۰ نمبر ۴ صفحہ ۱۰۳)

اس طرح مولوی صاحب نے لاکھوں جتن کئے۔ کہ کسی طرح گورنمنٹ حضرت اقدس کو گرفت میں لائے۔ مگر جس کے ساتھ آسمانی حکومت ہو۔ کوئی زمینی حکومت اس کا کیا بگاڑ سکتی ہے

گورنمنٹ سے پھر التجا

قدم قدم پر ناکام رہنے اور خسران و نامرادی سے دوچار ہوتے ہوئے مولوی صاحب نے ایک اور موقعہ پر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زلزلہ کے متعلق اشتہار شائع کئے۔ گورنمنٹ سے اس طرح فریاد کی۔

"ہم گورنمنٹ کو باادب وانکسار اس ایذا رسان خلائق (مرزا صاحب) کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اگر گورنمنٹ کے نزدیک بھی اس پیشگوئی میں مرزا دروغگوئی اور عامہ خلق کو دھوکا دہی اور ایذا رسانی کا مرتکب ہوا ہے۔ تو گورنمنٹ اس سے عدالت کے ذریعہ جواب طلب کرے۔ پھر اگر الزام تخویف عوام یا نقص امن عامہ خلائق اس پر ثابت ہو۔ تو ان جرائم کی اس کو سزا دے تاکہ خس کم جہاں پاک کی مثل صادق آوے اور اگر وہ ان الزاموں سے قانونی زور سے جو وہ رکھتا ہے۔ یا جو اس کے مرید پلیڈر رکھتے ہیں۔ بری ہو جاوے۔ تو بدرجۂ دوم گورنمنٹ اس کے اقرار نامہ ۲۴ فروری سنہ ۹۹ء کے دستاویز سے ایسی پیشگوئیوں سے اس کو روکے اور اگر اس اقرار نامہ کو بھی وہ اور اس کے پلیڈر مرید قانونی زور سے بے اثر ثابت کر دیں۔ تو پھر بدرجۂ سوم گورنمنٹ پولیٹکل مصالح ملکی کی نظر سے ہی اس کو ایسی خوفناک پیشگوئیوں سے روک دے۔ اور اگر پولیٹکل کارروائی کو وہ لوگ چلنے نہ دیں۔ تو بدرجۂ چہارم گورنمنٹ منت و خوشامد سے کام لے۔ اور اگر گورنمنٹ سے یہ بھی نہ ہو سکا۔ تو پھر مہاراج کرشن کی انگلی گھی میں ہیں۔ ہمارا جو کام تھا۔ ہم نے پورا کر دیا۔ خواہ کوئی سنے یا نہ سنے۔"

(اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۰ جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۵)

اس دفعہ بھی مولوی صاحب کی کچھ نہ سنی۔ اور ان کی ناکامی تکمیل کو پہنچ گئی۔

کفر کا فتوے لگانے کا انجام

مولوی صاحب نے منجملہ اور تدابیر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک یہ تدبیر بھی اختیار کی۔ کہ ہندوستان کے علماء سے ایک فتوئی کفر تیار کرایا۔ پھر اس فتوئی کو چھپوا کر تمام ہندوستان میں شائع کیا۔ اور سمجھا۔ کہ بس اب خاتمہ ہو جائیگا۔ لیکن ہوا کیا۔ یہ کہ "ابھی بہت عرصہ اس فتوئی کو شائع ہوئے نہیں گزرا تھا۔ کہ مولوی صاحب کی عزت لوگوں کے دلوں سے اللہ تعالےٰ نے مٹانی شروع کی اس فتوئی کی اشاعت سے پہلے ان کو یہ عزت حاصل تھی۔ کہ لاہور دار الخلافہ پنجاب جیسے شہر میں جو آزاد طبع لوگوں کا شہر ہے بازاروں میں سے جب وہ گذرتے تھے۔ تو جہاں تک نظر گزرتی تھی۔ لوگ ان کے ادب اور احترام کی وجہ سے کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور ہندو وغیرہ غیر مذاہب کے لوگ بھی مسلمانوں کا ادب دیکھ کر ان کا ادب کرتے تھے۔ اور جس جگہ جاتے لوگ ان کو آنکھوں پر بٹھاتے۔ اور حکام اعلیٰ جیسے گورنر و گورنر جنرل ان کو عزت سے ملتے۔ مگر اس فتوئی کے شائع کرنے کے بعد بغیر کسی ظاہری سامان کے پیدا ہونے کے ان کی عزت کم ہونی شروع ہوئی۔ اور آخر یہاں تک نوبت پہنچی۔ کہ خود اس فرقہ کے لوگوں نے بھی ان کو چھوڑ دیا جس کے وہ لیڈر کہلاتے تھے۔ اور میں نے ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ سٹیشن پر اکیلے اپنا اسباب جو وہ بھی تھوڑا نہ تھا۔ اپنی بغل اور پیٹھ پر اٹھائے ہوئے اور اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ اور چاروں طرف سے دھکے مل رہے ہیں۔ کوئی پوچھتا نہیں۔ لوگوں میں بے اعتباری اس قدر بڑھ گئی۔ کہ بازار والوں نے سودا تک دینا بند کر دیا۔ دوسرے لوگوں کی معرفت سودا منگواتے اور گھر والوں تک نے قطع تعلق کر لیا۔ بعض لڑکوں نے اور بیویوں نے ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ ایک لڑکا اسلام سے مرتد ہو گیا۔ غرض تمام قسم کی عزتوں سے ہاتھ دھو کر اور عبرت کا نمونہ دکھا کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ اور اپنی زندگی کے آخری ایام کی ایک ایک گھڑی سے اس آیت کی صداقت کا ثبوت دیتے چلے گئے۔ کہ قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین" (دعوۃ الامیر صفحہ ۱۶۹)

صداقت کا عظیم الشان ثبوت

اللہ تعالےٰ کی یہ نصرت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ظاہر ہوئی۔ آپ کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت ہے۔ کیونکہ کاذب کبھی اللہ تعالےٰ کی تائیدات کا حامل نہیں ہو سکتا۔ اس وقت کی حالت دیکھئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکیلے تھے۔ اور سب لوگ آپ کے مخالف تھے۔ اس زمانہ کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:-

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

پھر خدا تعالےٰ نے آپ کو ایسی عظیم الشان ترقی دی۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب کو لکھنا پڑا:- "مرزا کا یہ حال ہے۔ کہ اول تو اس کا بہت کام مفت ہو جاتا ہے۔ اور اس کے مرید ہی وکیل و مختار ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اس کو چندہ کی ضرورت پڑے۔ تو ایسے مواقع پر اس کے ہاں اس قدر چندہ کی بھرمار ہو جاتی ہے کہ گویا ایک تجارتی سبیل نکل آتی ہے۔ دس روپیہ کی ضرورت پیش آئے۔ تو سو روپے جمع ہو جاتے ہیں۔" (اشاعۃ السنۃ جلد ۲۰ نمبر ۴ صفحہ ۱۱۰)

یہ تو وہ اقرار ہے۔ جو مولوی حسین صاحب نے خود کیا ہے۔ اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو جس قدر عروج اور کامیابی حاصل ہوئی۔ اور ہو رہی ہے اسے دیکھتے ہوئے تو کسی حق پسند انسان کو آپ کی صداقت میں کوئی شک باقی نہیں رہ سکتا۔

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

امریکہ

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے رقمطراز ہیں۔ کہ شہر کلیولینڈ میں ۵ یوم میں تین تقریریں کیں۔ آخری تقریر یونیورسل نامی گرجے میں ہوئی۔ سامعین سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بعد تقریر سامعین میں سے بعض نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اسلام کے متعلق بہت غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ آپ نے اسلام کے نام سے جو تعلیم پیش کی ہے۔ ہم اس کی صداقت کے قائل ہیں۔ سامعین کی تعداد ہر سہ لیکچرز میں ڈیڑھ ہزار کے قریب تھی۔ اور اخبارات کے ذریعہ لاکھوں انسانوں تک اسلام کی آواز پہنچ گئی۔ کلیولینڈ پلین ڈیلر نے بعنوان مبلغ اسلام مذہب کے متعلق غلط خیالات کی تصحیح کرتا ہے۔ لکھا ایم۔ آر بنگالی نے کل جلسہ میں اپنے مشن کی غرض یہ بیان کی کہ وہ اہل امریکہ کو اسلام میں داخل کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ اس عظیم الشان مقصد کو حاصل کرنے کے واسطے اس کے پاس ایک چھوٹا سا کیس ہے۔ جس میں اخبارات کے کٹنگ اور اسلام کے متعلق مختصر ٹریکٹ بھرے ہوئے ہیں۔ اپنی تقریر میں صوفی بنگالی نے کہا۔ اس کا مقصد دوگونہ ہے۔ ایک یہ کہ وہ سچائی کے طالبوں کی اس سرچشمہ کی طرف رہنمائی کرے جس کا نام اسلام ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ان خیالات کو دور کرے جو کہ صدیوں کی غلط بیانیوں کی وجہ سے اسلام کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ خیال کہ اسلام پھیلانے کے واسطے تلوار استعمال کی گئی۔ اس سے بڑھ کر کوئی غلط بیانی نہیں ہوسکتی۔ "بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تلوار استعمال کی۔ لیکن کب؟ اس وقت جبکہ آپ کو مجبور کیا گیا۔ اپنی حفاظت کے واسطے اور سالہا سال کی ایذارسانی کے بعد"

"قرآن کی صاف اور غیر مشتبہ تعلیم ہے کہ دین کے معاملہ میں زبردستی نہیں۔ اسلام کے نام میں ہی یہ بات داخل ہے کہ ہر ماننے والا ایسی زندگی حاصل کرے۔ جو کہ اپنے خالق اور مخلوق کے ساتھ کامل صلح اور ابدی راحت کی زندگی ہو بشرطیکہ وہ اللہ تعالےٰ کا پورا پورا فرمانبردار ہو۔" اسلام اپنے ماننے والوں پر یہ فرض قرار دیتا ہے۔ کہ وہ سب نبیوں پر ایمان لائیں۔ مثلاً حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت بودھؑ۔ حضرت کرشنؑ اور کنفیوشسؑ زرتشت علیہم السلام وغیرہ۔ وہ کسی استثنا کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام اس امر کا مدعی ہے۔ کہ اس میں تمام سابقہ انبیاء کے آنے کی غرض کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا گیا ہے۔ اور کہ سب انبیاء کے آنے کی صرف ایک ہی غرض تھی۔ یعنی عبد کا معبود کے ساتھ تعلق پختہ کرنا۔ اس طرح گویا اسلام نے سب نبیوں اوتاروں اور رسولوں کے ماننے کو جو مختلف ممالک اور مختلف وقتوں میں تشریف لائے۔ اپنے ماننے والوں کے ایمان میں داخل کرکے سب مذاہب کے درمیان پائیدار صلح قائم کردی ہے"

صوفی بنگالی نے مذاہب کی برادری کے جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔ یہ جلسہ تثلیثی گرجا میں گذشتہ بدھ کے روز ہوا۔ صوفی صاحب کو اس ملک میں قادیان سے آئے ہوئے تین سال ہوگئے ہیں۔ اور اس وقت تک دو ہزار آدمی داخل اسلام ہوچکے ہیں۔ امریکہ کے بائیس بڑے بڑے شہروں میں تبلیغ اسلام کی انجمنیں ہیں"۔

مولوی محمد یوسف خان صاحب آنریری مبلغ پٹس برگ امریکہ سے لکھتے ہیں۔ الحمد للہ کہ ۲۸ رجون کو یہاں پہنچ گیا۔ بعض احباب سٹیشن پر موجود تھے۔ اسی شام احمدیہ ہال میں سب احمدی احباب جمع ہوئے۔ اور میری آمد کی خوشی میں جلسہ دعوت کیا گیا۔ یہ لوگ مجھے اس جوش و محبت سے ملے۔ کہ میں سفر کی تمام تکالیف بھول گیا۔ اکثر ان میں سے خوشی میں رات بھر نہ سوئے۔ گویا ان کا کوئی نہایت عزیز لمبے سفر اور جدائی کے بعد ان کو ملا ہے۔ جس دن سے آیا ہوں ہر رات میرا لیکچر ہوتا ہے۔ شہر سنسناٹی اور واشنگٹن کی جماعتوں کا معائنہ کیا الحمد للہ اچھی حالت میں پایا میری غیر حاضری میں عزیزم نذیر احمد صاحب بی۔اے امرتسری ان ہر سہ جماعتوں کے انچارج تھے۔ وہ شہر سنسناٹی میں رہتے ہیں اور وہاں کی یونیورسٹی میں تعلیم پاتے ہیں۔ جب ان کا کالج بند ہوتا۔ تو موقعہ نکال کر واشنگٹن اور پٹس برگ کی جماعتوں کا معائنہ کرلیتے۔ اور اس طرح سے ان کو بہت اچھی حالت میں رکھا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔

انگلستان

جمعہ کو کئی احباب آئے۔ ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب جو لنڈن سے سو میل دور رہتے تھے۔ وہ بھی تشریف لائے۔ خانصاحب فرزند علی صاحب نے خطبہ میں اصلاح نفس اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی اہمیت واضح کی۔ اتوار کو قرآن شریف اور نماز کا درس دینے کے بعد خانصاحب نے بائیبل سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت ثابت کی۔ بعض غیر مسلم بھی آئے ہوئے تھے۔ ان کو خان صاحب نے فرداً فرداً تبلیغ کی

۹ جولائی کو مولوی محمد یار صاحب نے کفارہ کی تردید میں پبلک تقریر کی۔ عقلی دلائل کے علاوہ بائیبل سے ایسے حوالہ جات پیش کئے۔ جن سے صریحاً کفارہ باطل ثابت ہوتا ہے۔ بعض عیسائیوں نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات دئے گئے مسٹر عبدالعزیز اسماعیل نے بھی تقریر کی۔ موضوع صداقت اسلام تھا

لیگوس نائیجیریا

انچارج تبلیغ لکھتے ہیں۔ پانچ اصحاب کے فارم بیعت روانہ کئے جاتے ہیں۔ تبلیغ اسلام جاری ہے۔ لیکن بعض مخالف شرارتاً روڑے اٹکاتے ہیں۔

کوٹہ راجہ۔ سماٹرا

مولوی محمد صادق صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ وہ تبلیغ کے کام میں ہمہ تن مشغول ہیں۔ مخالفت زوروں پر ہے۔ احباب دعاؤں کے ذریعہ مدد فرمائیں۔

نیروبی۔ افریقہ

۱۷ جولائی ۱۹۳۳ء جماعت احمدیہ نیروبی کا تبلیغی جلسہ ہوا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر ماسٹر عبدالعزیز صاحب بی اے بی ٹی نے لیکچر دیا۔ جلسہ میں ہندو۔ سکھ اور مسلمان موجود تھے۔ اچھا اثر لے کر گئے۔

جنجہ۔ افریقہ

ملک نصر اللہ خاں صاحب سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ جنجہ سے لکھتے ہیں۔ یہاں کے ہندوستانی اردو خوانوں میں ندائے ایمان ۳۵ و ۱۳ تقسیم کئے گئے۔ نیز تمام یوگنڈہ کے شہروں میں بھجوائے گئے۔ اگر کسی صاحب کے پاس گجراتی زبان میں ٹریکٹ ہوں۔ تو وہ ملک صاحب کو بھجوا دیں۔ تاکہ وہاں گجراتی جاننے والوں میں تقسیم کرسکیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عملی ثبوت

جن احباب نے ماہ جولائی میں وصیت کرکے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت پیش کیا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

(۱) غلام قادر صاحب مشرق بنگلور (۲) احمد خانصاحب نسیم مولوی فاضل قادیان (۳) چوہدری نظام الدین صاحب سنگل (۴) امۃ اللہ صاحبہ ساکن سوجن ضلع شاہپور (۵) امۃ الرشید بیگم صاحبہ قادیان (۶) غلام حسین صاحب گوجرانوالہ (۷) سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ قادیان (۸) بابو محمد شفیع صاحب اوورسیر قادیان (۹) بابو بشیر احمد صاحب بھیرہ (۱۰) برکت بی بی صاحبہ زوجہ شیخ محمد اکرام صاحب قادیان (۱۱) مہتاب بی بی صاحبہ ترگڑی (۱۲) مولوی فضل الدین صاحب وال جمیر (۱۳) آمنہ بی بی صاحبہ پاکپتن (۱۴) میر حکیم اللہ صاحب شموگہ (۱۵) اقبال اختر صاحب ڈالہ بانگر (۱۶) سردار بشیر احمد صاحب قادیان (۱۷) اللہ بخش صاحب امرتسر (۱۸) عبد الرب خانصاحب قادیان (۱۹) زبیدہ بیگم صاحبہ قادیان (سکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان)

وزیر اعظم برطانیہ کے فرقہ وارانہ فیصلہ پر گورنر پنجاب کا تبصرہ

لاہور میں ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کے اعزاز میں ڈنر کی شاندار تقریب

۲۳ اگست کی شام کو نیڈوز ہوٹل لاہور میں ہز ایکسیلنسی کیپتان سکندر حیات خان گورنر پنجاب کو وزرائے حکومت پنجاب ارکان صوبجاتی و مرکزی لیجسلیچر اور صوبہ کے مسلمان ہندو۔ سکھ۔ عیسائی معززین کی طرف سے شاندار ڈنر دیا گیا جس میں دو سو کے قریب اصحاب شریک ہوئے۔

کھانے کے بعد میاں عبد العزیز صاحب نے صدر بلدیہ لاہور کی حیثیت سے ہز ایکسیلنسی کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ مسٹر میا داس۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ مسٹر اودل رابرٹس۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ سردار بوٹا سنگھ۔ ایم۔ ایل۔ سی راؤ بہادر چودھری چھوٹو رام ایم۔ ایل۔ سی۔ سردار جگندر سنگھ وزیر زراعت۔ راجا نرندر ناتھ۔ ایم۔ سی نے ہز ایکسیلنسی کی تعریف میں پرجوش تقریریں کیں۔ اور یقین دلایا۔ کہ گورنر کے عہدہ کا انتخاب اس سے بہتر ہونا ناممکن تھا۔ اور صوبہ کی تمام قومیں موجودہ گورنر کی ذات پر فخر کرتی ہیں۔ آخر میں ہز ایکسیلنسی نے حسب ذیل تقریر فرمائی:

گورنر پنجاب کی تقریر

میں ان حضرات کی مہمان نوازی کا دل سے ممنون ہوں جنہوں نے آج کی شب مجھے جلسہ احباب میں شریک ہونے کا موقع دیا۔ آپ حضرات نے بحیثیت قائمقام گورنر کے جس جوش وخلوص کے ساتھ میرا خیر مقدم کیا ہے۔ اس کی لذت سے کچھ میرا ہی دل واقف ہے جس محبت وخلوص کے ساتھ ہمارے ہم وطنوں اور دوسرے بھائیوں نے ہماری اور ہمارے آباؤ اجداد کی بے حد مدح سرائی کی۔ اور جس کا اعادہ آپ بھی آج کی شب کر رہے ہیں۔ اس کے شکریہ کے لئے ہمارے پاس الفاظ بالکل ناکافی ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ جو اعزاز مجھے حاصل ہوا ہے۔ وہ میری طرف نہیں۔ بلکہ صحیح معنوں میں صوبہ پنجاب کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے مجھے اس پر فخر ومسرت ہے۔ کہ آپ نے میری طرف دوستانہ ہاتھ بڑھا کر صوبہ پنجاب کو مادر وطن کے تمام صوبوں میں خاص امتیاز حاصل کرنے کا موقع عنایت کیا ہے۔ لہذا میں اپنی اور صوبہ کی طرف سے آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن اس خوشی وشادکامی کے ساتھ جبکہ ملک معظم نے ایسے نازک وقت میں صوبہ کی باگ ایک پنجابی کے ہاتھ میں دے دی ہے۔ اس کا بھی ہمیں قلق ہے کہ ایسے موقعہ پر ہز ایکسیلنسی سر جافری ڈی مونٹ مورنسی بستر علالت پر پڑے ہوئے ہیں۔ جو لوگ ان کی ذات سے زیادہ خصوصیت رکھتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ کیونکر علالت کے باوجود انہوں نے صوبہ کے فرائض سرانجام دینے کی کوشش کی۔ میں جانتا ہوں۔ کہ میں محض اس اجتماع کی طرف سے نہیں۔ بلکہ تمام صوبہ کی طرف سے ان کی صحت کامل کے لئے دست بہ دعا ہوں۔ اس سے زیادہ ان کی ہر دلعزیزی کی اور کونسی دلیل ہو سکتی ہے۔ کہ تمام پنجاب بیک زبان خلوص قلب سے ان کی صحت اور مراجعت کی دعا کر رہا ہے۔

گورنر کے فرائض

اس زمانہ میں پنجاب کے گورنر کی ذمہ واریاں آسان نہیں رہی ہیں۔ حکومت کی ایک جلیل القدر ہستی کا قائمقام بنا کر جو فرائض میرے سپرد کئے گئے۔ وہ اور بھی زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ لیکن آپ اور دوسرے بھائیوں نے جس رواداری سے کام لے کر مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اس سے مجھے بہت کچھ تقویت پہنچی ہے میرے تقرر سے صوبہ کے مختلف مفاد اور فرقوں میں موانست وموافقت پیدا ہو چلی ہے۔ جس کی متحدہ قوت پنجاب کو اپنا بنانے والی ہے پنجاب کے مستقبل کے بارہ میں یہ خیال بذات خود نہایت خوش کن ہے۔ کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ باہمی کشاکش کو بہر حال زیادہ اہمیت دینا نہ چاہیئے۔ اور یہ کہ ہم پنجابی بوقت ضرورت ملکی مفاد کے لئے ذات پات کی تفریق سے بالا و برتر ہو سکتے ہیں۔ یہی وہ جذبات تھے۔ جن کے ذریعہ سے دوران جنگ عظیم میں ہمارے صوبہ کو تمام صوبوں سے زیادہ اقتدار حاصل ہوا۔ اور ہندوستان پر اصلاحی دستور کا دروازہ کھل گیا۔ اور یہیں سے ہماری مادر وطن کی سیاسی ترقی کا نیا دور شروع ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ یہی جذبات جو فرقہ وار کشاکش کے باعث نیم جان ہو رہے تھے۔ پھر عود کر آئیں گے۔ اور ہم اتحاد واتفاق کے حربے سے مسلح ہو کر جلد

آنے والی مشکلات کا بحیثیت مجموعی مقابلہ کریں گے۔

تاریخ جدید کا آغاز

معزز حضرات ہماری آئینی تاریخ کا ایک طویل باب ختم ہو چکا اور اب ایک جدید کتاب کھلنے والی ہے گزشتہ کئی سال تک ہم فرقہ وار مسئلہ کے حل کی طرف متوجہ رہے مختلف فرقوں میں نہیں بلکہ ایک ہی فرقہ کی جماعتوں میں شدید ترین اختلافات پیدا ہو گئے ملک معظم کی حکومت نے ہم ہندوستانیوں کو اس مسئلہ عظیم کے حل کے لئے ہدایت کی۔ لیکن بدقسمتی سے ہماری انتہائی اور پیہم کوشش کے باوجود مسئلہ حل نہ ہو سکا۔ لہذا جب ہم نے اپنی ناکامی کا صاف طور پر اقرار کر لیا۔ تو ملک معظم کی حکومت نے خوش اسلوبی کے ساتھ اس فرض کو خود انجام دینے کا بیڑا اٹھایا ہم پنجابیوں کو اپنی صفات انسانی اور عقل ودانش پر فخر ہے۔ لیکن سب سے بڑی صفت یہ ہے۔ کہ محسن کا شکریہ ادا کیا جائے۔ خواہ ہم اس اعلان سے مایوس ہوں یا خوش۔ اور خواہ ہمیں یہ شکایات باقی رہ گئی ہو۔ یا نہیں۔ کہ ہمارے مطالبات ہماری امید کے مطابق تسلیم نہیں کئے گئے۔ بہر حال ہمیں اس کا اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ حکومت نے ایک غیر دلچسپ مسئلہ کے حل کرنے میں بڑی مستعدی اور فیاضی دکھلائی ہے

فرقہ وار تصفیہ

ملک کی کشتی بہیتوں بحر زخار میں خود غرضیوں کے طوفان اور سازشوں کی موجوں میں گھری رہی بے اعتمادی سے خوف اور تردد پیدا ہوتا ہے۔ اور خوف سے بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ ہمارے مقاصد حاصل ہو گئے۔ ایک فیصلہ کا اعلان کر کے ہمیں راستہ دکھایا گیا ہے لیکن پھر بھی ہمیں اس کا زریں موقعہ دیا گیا ہے۔ کہ ہم باہمی اتفاق واتحاد کے ذریعہ سے اس راستہ کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ فیصلہ بھی نہایت اہم ہے۔ کہ محض باہمی اتحاد کے ذریعہ سے یہ راستہ تبدیل کیا جا سکتا ہے لیکن سمجھوتہ گفت وشنید پر منحصر ہے۔ اور گفت وشنید اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جب فضا میں سکون ہو۔ یہ آپ کا فرض ہوگا۔ کہ صوبہ کی فضا میں سکون قائم کریں۔ اور غبار آلودہ نہ ہونے دیں۔ اگر یہ اعلان کسی ایک یا زیادہ فرقوں کے لئے غیر تسلی بخش ثابت ہوا ہے تو ان فرقہ کے لیڈروں کا یہ اولین فرض ہوگا کہ ملک معظم کے دیئے ہوئے زرین موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اتحاد کے ذریعہ سے اختلافات دور کریں۔ اعلان کے مضمون سے اختلاف رائے ممکن ہے لیکن کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اس کا اعلان کر کے ملک معظم کی حکومت نے جدید دستور اساسی کی راہ سے تفصیلات پر دوبارہ بحث کرنے کا سب سے بڑا رخنہ دور کر دیا ہے۔ اب آپ اس اہم فرض کو بغیر کسی تکلف کے انجام دے سکتے ہیں۔ اگر آپ کا ارادہ ہو۔ تو اس پر زور دیکر جلد سے جلد اس کو

عملی صورت میں لا سکتے ہیں۔ ان سہولتوں کے لئے ہم ملک معظم کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مجھے یقین ہے کہ تمام پنجاب کو اس سے اتفاق ہوگا کہ انسانیت کا تقاضا یہ ہے کہ احسان کے بدلے شکریہ ادا کیا جائے۔

میں فرقہ وار اعلان کی تفصیلات پر زیادہ دیر تک الجھنا نہیں چاہتا۔ آپ نے خود اس کو اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا۔ یہاں میں اس اعلان کے عام خاکہ پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جس پر غالباً باہر والوں کو کچھ اعتراض پیدا ہونے کا احتمال کیا جا سکتا ہے۔ پنجاب کی اقلیتوں کا سب سے بڑا زبردست مطالبہ یہ ہے کہ کوئی اکثریت ناقابل تبدیل آئینی انتخاب کے ذریعے قائم نہیں کی جا سکتی ہے۔ ایسا ہی زبردست دوسرا مطالبہ ہے کہ کوئی قدرتی اکثریت مصنوعی طریقہ سے متبدل بہ اقلیت نہیں کی جا سکتی ہے۔ ان دونوں متضاد دعاوی کے درمیان ملک معظم کی حکومت نے نہایت دانشمندانہ راہ نکال لی ہے۔ اس فیصلہ کی رو سے اکثریت رکھنے والی قوم یقینی طور پر انتخابات میں اپنی اکثریت رکھنے کی امید رکھ سکتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اقلیتوں کا یہ عذر کہ جداگانہ انتخاب میں توازن برقرار رکھنے والی نشستیں شامل نہ کی جائیں۔ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ حکومت برطانیہ مطالبہ کے لحاظ سے سو فیصدی نشستیں کسی فرقہ کو نہیں دے سکی۔ اور نہ اس پر بھی قادر نہ ہو سکی۔ کہ کسی فرقہ سے بغیر کچھ لئے ہوئے دوسرے فرقہ کو مراعات دیدے۔ تاہم بلاشبہ سکھ فرقہ کو فیاضانہ زاید از استحقاق مراعات دئے گئے ہیں۔ جو ہمارے صوبہ کی ایک مشہور اور بہادر قوم ہے۔ ملک معظم کی حکومت دنیا کی رائے عامہ کا فاتحانہ مقابلہ کر سکتی ہے کہ سکھوں کے معاملہ میں صریحاً انصاف کو راہ دیا گیا ہے۔

اچھوت

جن لوگوں کو دوسرے صوبوں میں اچھوت کے نام سے پکارا جاتا ہے اور جو اس صوبہ میں کافی تعداد میں ہیں۔ ان کے مسئلہ کا حل ہندوؤں کے مطالبہ کے مطابق انہی کے ساتھ کر دیا گیا ہے۔ اور ہمیں اس کا بھی یقین ہے کہ اس جماعت کی بھلائی اسی میں ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے خاص ہدایات نافذ کی گئی ہیں کہ ان کے نمائندوں کو ووٹ دینے کی قدرت حاصل ہو جائے جو چند سال پہلے بالکل مفقود تھی۔ اسی فیصلے کی رو سے اچھوت جماعت کا ہر رکن اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہو سکتا ہے اور دوسری قوم کی طرح اسے بھی کل حقوق شہری حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور وہ انتخابات پر اثر انداز ہو کر یہ بات ثابت کر سکتا ہے کہ اب وہ ایسا نہ رہا جس کی ضروریات و مفاد پر پہلے توجہ نہ کی جا سکے۔

پنجاب میں فرقہ وار حکومت قائم ہونا محال ہے

اس فیصلہ کو فرقہ وار شکل اختیار کر لینے کے بارہ میں جو اعتراضات کئے گئے ہیں ان پر بحث کرنا بالکل غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ مسئلہ بشکل حل کیا جا چکا ہے۔ اور یہ اس لئے نہیں کہ ملک معظم نے اس طریقہ کو ترجیح دیا تھا۔ بلکہ خود سیاسی جماعتوں کے باہمی اختلافات اور کسی تصفیہ پر قائم ہو جانے کی ناقابلیت نے یہ راہ اختیار کرنے پر حکومت کو مجبور کر دیا۔

میں یہاں اپنے خیالات کا اظہار کر دینا مناسب سمجھتا ہوں اور یہی خیالات مختلف فرقوں کے اکثر رہنماؤں کے بھی ہیں۔ پنجاب میں فرقہ وار حکومت کی نسبت صحیح واقعات کا واضح کر دینا نہایت ضروری ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ملک کے کسی گوشہ میں بھی فرقہ وار حکومت قائم مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے۔ پھر اس صوبہ میں تو ایسی حکومت بالکل ناممکن قرار دی جا سکتی ہے۔ میں فرض کر لیتا ہوں کہ مسلم انتخاب جداگانہ کے ذریعہ سے ۵۱ فیصدی نیابتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس پر بھی وہ خالص فرقہ وار حکومت قائم نہیں کر سکتے۔ گذشتہ زمانہ کی طرح آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا کہ مختلف اقتصادی مفادوں کی وجہ سے مخالف جماعتیں پیدا ہونے لگیں گی۔ اور اس طرح حکومت کو ناکام بنایا جا سکتا ہے۔

میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ حکومت ہند کو موجودہ اصلاحات نافذ کرتے وقت بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ لوگوں نے شدید مخالفتیں کی تھیں۔ لیکن ان مشکلات کے باوجود یہ اصلاحات تمام ہندوستان پر نافذ کر دی گئیں۔ اور دنیا نے دیکھ لیا کہ جن لوگوں نے اپنے کو اس سے الگ رکھنے کا اعلان کر دیا تھا وہ بھی آہستہ آہستہ اس میں حصہ لینے لگے۔ اس میں بھی ہمارا صوبہ سب سے زیادہ کامیاب رہا۔ بلکہ دوسرے صوبوں کی رہنمائی کرنے کا فخر بھی اسی کو حاصل ہے یہ صوبہ جسے کچھ عرصہ قبل ناقابل ذکر سمجھا جاتا تھا۔ تھوڑے ہی دنوں میں ترقی کر کے بہترین صوبوں میں شمار ہونے لگا۔ اس کی وجہ محض یہ تھی کہ یہاں مختلف فرقوں نے باہمی اختلاف کو خیرباد کہہ کر دستور کو کامیاب بنانے کے لئے متحدہ جد و جہد کی۔ لیکن صوبہ کے اس فوری ارتقا میں حکام کا بھی ہاتھ تھا۔ جنہوں نے ان حکام کے ساتھ مل کر کام کیا ہے انہیں اس کا کامل اعتراف ہے کہ بغیر ان کی مدد کے صوبہ کی ترقی اگر ناممکن نہیں۔ تو محال ضرور تھی۔

امن واتحاد کی ضرورت

اس کے بعد ہز ایکسیلنسی نے پولیس کی خدمات اور وفاداری کا مناسب الفاظ میں اعتراف کیا۔ تقریر ختم کرتے ہوئے آپ نے چیمسفورڈ کلب کے ایک ڈنر کے موقع پر لارڈ اردن کی اپیل کو یاد دلایا جو فرقہ وار اتحاد کے لئے کی گئی تھی۔ اور صوبہ کے جرائد سے اپیل کی کہ وہ باہمی امن و اتحاد کے لئے ہر ممکن کوشش کو اپنا اولین فرض قرار دیں۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ میری حکومت کا یہ فرض رہا ہے اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا کہ اس کا خیال رکھے کہ امن عامہ میں کوئی خلل واقع نہ ہونے پائے۔ جو ان لوگوں کے لئے سخت مشکل کا باعث ہوگا۔ جو سنجیدگی کے ساتھ ترقی کے راستہ پر گامزن ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔

نمائندہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا دورہ

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نمائندہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کچھ عرصہ سے کشمیر میں تشریف فرما ہیں۔ اور مسلمانان کشمیر کی خدمت میں مصروف ہیں ہر ایک مظلوم کشمیری مسلمان کی آواز حکام بالا کے گوش گزار کرتے رہتے ہیں۔ جناب شاہ صاحب موصوف نے چند دنوں کے قیام میں غیر معمولی طور پر مسلمانوں کی مدد کی ہے۔ اور ہزارہا بیکس اور مظلوم مسلمانوں کی دادرسی ان کے ذریعہ ہوئی ہے۔ جناب شاہ صاحب نے اپنی خداداد قابلیت سے ایک قلیل عرصہ میں کافی اثر اور رسوخ حکومت اور رعایا میں حاصل کر لیا ہے۔ اور خداداد قابلیت کی وجہ سے وہ نہ صرف رعایا کو ہی فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ بلکہ راعی اور رعایا کے تعلقات کو استوار کر رہے ہیں۔ آپ نے جو امداد مسلمانان سری نگر کی فرمائی ہے اس کے لئے ہم ان کے ازحد ممنون ہیں۔ اور ان کی کامیاب کوششوں کے لئے ان کو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جناب شاہ صاحب نے علاقہ کشمیر کا دورہ اس غرض سے شروع کیا ہے کہ وہ خود تمام حالات کا مطالعہ کریں اور ملک کی صحیح حالت دیکھ کر حکام بالا تک پہنچائیں۔ امید ہے کہ شاہ صاحب گاؤں کے غریب اور مظلوم مسلمانوں کے اصل حالات وزیر اعظم تک پہنچا کر رعایا کو ظلم و ستم سے نجات دلائیں گے۔ (نامہ نگار)

مسئلہ تناسخ پر ایک ہندو کے خیالات

مسئلہ تناسخ ہندوؤں میں ایک نہایت ہی لچر اور فضول مسئلہ ہے جس طریق پر ہندو اس کو مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں وہ ان کے لئے تباہی کا باعث ہوا ہے۔ ہندوؤں کی زیادہ گراوٹ اسی مسئلہ کی وجہ سے ہے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ ہندو اس مسئلہ کے فضول اور نقصان دہ ہونے کو تسلیم کر کے آئندہ سے پرہیز کریں۔ مجھے کوئی شخص اس کا آج تک تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔ تھوڑے روز ہوئے میں نے اسی مسئلہ پر ایک سنیاسی صاحب سے سری پرتاپ باغ سری نگر میں تبادلہ خیالات کیا۔

مسلمانانِ کشمیر کا تاریک مستقبل

موجودہ حالات کے پیش نظر یہ پیشگوئی کرنا آسان معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر کشمیر کی سیاسیات نے کوئی اور غیر متوقع پہلو نہ بدلا تو حالات یقینی طور پر پھر سے اسی سٹیج پر آجائیں گے۔ جس پر آج سے سال بھر پہلے تھے۔ وہ لوگ جو سیاسیات کشمیر کا گہرا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ان کے نزدیک حکومت کشمیر ہر ممکن طریق سے اپنے کھوئے ہوئے استبداد کو بحال کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دربار کی طرف سے ایسے راہنماؤں کی ہر ممکن طریقہ سے حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ جو مسلمانوں میں پیدا شدہ سیاسی شعور کو مفلوج کر کے پھر انہی قدیم طریقوں کو بروئے کار لانا چاہتے ہیں۔ جو ایک عرصہ سے متروک ہو چکے ہیں۔ ذمہ وار اسلامی حلقوں میں اس رجعت قہقری کی وجہ صرف ان لوگوں کی دون ہمتی ہی بیان نہیں کیجاتی۔ بلکہ اس معاملہ کو ان کی سیاست ناآشنائی پر محمول کیا جارہا ہے۔ بہر حال خواہ معاملہ کچھ ہی ہو۔ یہ امر مسلم خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر حکومت کشمیر اپنے عزائم میں کامیاب ہوگئی۔ تو ریاست کے مسلمانوں کو کولھو کے بیل کی طرح پھر اسی نقطہ پر لوٹنا پڑے گا۔ جہاں سے وہ چلے تھے۔ ہمارے مندرجہ بالا خیال کی تائید بہت سے واقعات کر رہے ہیں۔ مثلاً ایسے سیاسی قیدیوں کی عدم رہائی۔ جن کے متعلق حکومت کو خطرہ ہے۔ کہ وہ اس کے ارادوں میں مزاحم ہوں گے۔ ظاہر کرتی ہے۔ کہ حکومت نے بعض راہنماؤں کو اس لئے رہا نہیں کیا۔ جیسا کہ مسٹر کالون صدرِ اعظم کے ایک بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ فرنچائز کمیٹی کے لئے خوشگوار فضا پیدا کی جائے۔ بلکہ اس کی تاویل یوں کی جاسکتی ہے کہ ان لوگوں کو محض اس لئے رہا کیا گیا۔ کہ حکومت کی پالیسی کو ان کے باہر جانے سے ایک گونہ تقویت پہنچنے کا امکان ہے اور اگر بفرض محال وزیر اعظم کے بیان کی صداقت پر ایمان بھی لایا جائے۔ تو اس سوال کا کیا جواب ہو سکتا ہے۔ کہ فرنچائز کمیشن نے اس وقت تک کیا کام سرانجام دیا ہے۔ اور کیوں رہا شدہ لیڈروں سے وہ کام نہیں لیا گیا۔ جس کے لئے ان کا رہا کرنا ضروری بتایا جاتا تھا ؛

ریاست میں اخبارات کی عدم اشاعت پر سے پابندیاں اٹھ جانے کے بعد مسلمانوں میں اس مسئلہ پر خاص دلچسپی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ اور ہم ان تمام شائع ہونے والے اسلامی اخبارات کے اسماء اور ان کے مسلک کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ ریاست کا اسلامی پریس حکومت کی پالیسی کو پروان چڑھانے میں ممد ہوگا۔ کیونکہ صرف انہی لوگوں کو میدان صحافت میں اترنے کی اجازت دی جارہی ہے۔ جن کے متعلق اطمینان کر لیا گیا ہے۔ کہ وہ کسی صورت میں بھی قومی مفاد کا خیال نہیں رکھیں گے۔

اس سلسلہ میں فرنچائز کمیٹی کے کام کے معنی خیز التواء کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ بہر حال معاملہ کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ یہ ناقابل تردید امر ہے۔ کہ یا تو مسلمانوں کو زندگی اور جمیعتہ کا ابھی ایک اور مظاہرہ کرنا ہوگا۔ ورنہ حکومت کشمیر کی فسوں کاریاں اس سٹیج پر آہستہ آہستہ پردہ گرادیں گی۔ اور آنے والی نسلیں اس کے علاوہ اور کچھ نہ سمجھ سکیں گی۔ کہ ریاست میں ایک المناک ڈرامہ کھیلا گیا تھا۔ جس میں مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہایا گیا۔ اور بعد میں انہیں پھر افیون کھلا کر چادر اڑھا دی گئی ؛

(اقتباس از کاشمیری جموں)

تحصیل کوٹلی کے ہندو ملازمین

تحصیل کوٹلی میں حسب ذیل محکمے ہیں

(۱) سب ججی (۲) تحصیل (۳) شفاخانہ (۴) سکول (۵) جنگلات

عرصہ قریباً بیس سال سے کوٹلی میں سب ججی قائم ہے۔ لیکن اس عرصہ میں آج تک کوئی مسلمان سب جج یہاں نہیں لگایا گیا عرصہ پندرہ بیس سال سے تحصیل کوٹلی میں کوئی مسلمان تحصیلدار نہیں دیکھا گیا۔ جب سے شفاخانہ کھلا ہے۔ اور جسے قریباً چالیس سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ کوئی مسلمان ڈاکٹر نہیں آیا۔ بلکہ کمپونڈر بھی مسلمان نہیں دیکھا گیا۔ اسی طرح جب سے کوٹلی میں مڈل سکول بنایا گیا ہے کوئی ہیڈ ماسٹر یا سیکنڈ ماسٹر مسلمان نہیں لگایا گیا محکمہ جنگلات میں بھی عرصہ بیس پچیس سال سے کوئی ڈی ایف او صاحب مسلمان نہیں لگائے گئے۔ اس قدر عرصہ دراز سے کسی مسلمان افسر کا کسی محکمہ میں نہ لگایا جانا۔ کیا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ تحصیل کوٹلی کی تمام ملازمتوں پر ہندوؤں کا موروثی حق قرار دیا گیا ہے۔ وزیر اعظم و دربار کشمیر کی خدمت میں مودبانہ گزارش ہے۔ کہ کوٹلی میں کوئی نہ کوئی جوڈیشل افسر مسلمان لگایا جائے۔ ہندو افسران کے مظالم نے رعایا کو سخت تنگ کر رکھا ہے۔ اس تحصیل کے ملازمین کی تفصیل یہ ہے :-

عہدہ	تعداد	ہندو	مسلمان	کل
سب جج صاحب	۱	۱	×	۱
کلرک	۳	۳	×	۳
نقل نویس	۲	۱	۱	۲
تحصیلدار	۱	سکھ	×	۱
نائب تحصیلدار	۱	ہندو	×	۱
محرر مال	۱	۱	×	۱
آفس قانونگوئی	۱	۱	×	۱
سیاہہ نویس	۱	۱	×	۱
واصلباقی نویس	۱	۱	×	۱
خزانچی	۱	۱	×	۱
نقل نویس	۱	×	۱	۱
محرر جوڈیشل	۲	۲	×	۲
منشی محرر نائب تحصیلدار	۱	۱	×	۱
ہیڈ ماسٹر	۱	سکھ	×	۱
دیگر ٹیچرز	۱۳	ہندو ۱۱	۲	۱۳
باورچی آب رسان چپڑاسی	۴	۳	۱	۴
ڈی ایف او	۱	ہندو	×	۱
کلرک	۴	۴	×	۴

(نامہ نگار)

شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سری نگر میں

شیخ بشیر احمد صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل ہائی کورٹ لاہور شوپیاں کے مقدمہ قتل کی اپیل میں پیش ہونے کے لئے سری نگر تشریف لائے تھے۔ لیکن چونکہ سینکڑوں بیگناہ مسلمان مختلف مقدمات میں ماخوذ ہیں۔ اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے قابل اور لائق وکیل شیخ محمد احمد صاحب تمام مقدمات کی پیروی کے لئے فرصت نہ نکال سکتے تھے۔ اس لئے سنا ہے۔ کہ جناب صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے شیخ صاحب کو چند یوم سری نگر میں قیام کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ تاکہ مقدمات جلد از جلد ختم ہو جائیں ہمیں امید ہے۔ کہ شیخ محمد احمد صاحب اور شیخ بشیر احمد صاحب کی مخلصانہ کوشش اور محنت سے بہت سے مسلمان مصائب سے نجات پا جائینگے مسلمانانِ کشمیر جناب صدر صاحب اور ممبران کشمیر کمیٹی کی محنت اور بے لوث ہمدردی کے لئے جس قدر بھی ممنون ہوں۔ کم ہے ؛ (نامہ نگار)

قابلِ شادی لڑکے لڑکیاں

دفتر میں ایک نئی فہرست رشتے ناطوں کی تیار ہونے والی ہے جو احباب اپنے لڑکے لڑکیوں کے نام اس فہرست میں درج کرانا چاہیں۔ وہ نام اور مفصل حالات سے اطلاع دیں۔ فہرست میں صرف نام ہوں گے۔ باقی حالات بصیغہ راز دفتر میں محفوظ رہیں گے جو بوقت ضرورت [illegible] جا سکتا ہے ؛ (ناظر امور عامہ قادیان)

موسم برسات اور آپکی پیاری آنکھیں

موسم برسات میں حبس اور پھر اس پر بے تحاشا پسینہ خدا کی پناہ جب یہ پسینہ آنکھوں میں گرتا ہے تو تندرست آنکھوں کو بھی روگی بنا دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ برسات میں عام طور پر آنکھیں زیادہ دکھنے آتی ہیں۔ ہمارے موتی سرمہ کا استعمال برسات میں آپکی آنکھوں کو ایسا صاف اور ستھرا رکھیگا جیسے صیقل شدہ کٹورہ ہوتا ہے کیونکہ دنیا مان چکی ہے کہ یہ موتی سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپ کو بھی یہ بہترین سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالےٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ کرنے یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے آپ کا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن آپ کو ملیریا سے بھی بچائیگی

موسم برسات میں ملیریا بخار خطرناک ڈائن سے کم نہیں اس کا حملہ چند دنوں میں ہی انسان کو ہڈیوں کا پنجر بنا کر زندہ درگور کر دیتا ہے اگر اس مصیبت سے بچنا چاہتے ہیں تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ یہ اکسیر نہ صرف کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بناتی ہے بلکہ ملیریا کے خطرناک حملہ کو روکتی اور ملیریا بخار سے پیدا شدہ کمزوری کو آناً فاناً دور کر کے انسان کو تنومند بنا دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ محتاط اور دور اندیش لوگ موسم برسات میں اکسیر البدن کے استعمال کو ضروری سمجھتے ہیں ایک ماہ کی خوراک قیمت صرف پانچ روپے محصولڈاک علاوہ

ملیریا کی کمزوری دور ہوگئی

جناب شیخ فخر الدین صاحب ہزاری ذیلدار کورائی ضلع گنگ سے لکھتے ہیں کہ ملیریا بخار کی کمزوری کیلئے اکسیر البدن نے بہت فائدہ دیا نہ صرف کمزوری ہی دور ہوگئی بلکہ پہلے سے بھی زیادہ طاقت محسوس ہونے لگی

موسم برسات میں آپ کیسے تندرست رہ سکتے ہیں

موسم برسات بہت گندہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس موسم میں ہیضہ بدہضمی وغیرہ ایک معمولی چیز ہے اور ہیضہ سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک بیماری نہیں کیونکہ یہ فی الفور ہی انسان کا کام تمام کر دیتا ہے اگر آپ اس موسم میں بدہضمی اور ہیضہ وغیرہ کے خطرناک مرضوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو آپکو ہماری حیرت انگیز ایجاد "تریاق اعظم" کی ایک شیشی اس موسم میں ہر وقت اپنے پاس رکھنی چاہیئے کیونکہ اسکے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی گویا جسم میں بجلی رو دوڑ جاتی ہے بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارا۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں جی کا متلانا۔ قے۔ ہیضہ وغیرہ کیلئے تیر بہدف ویسے یہ تریاق سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض میں قریباً دو صد بیماریوں کیلئے بہترین دوا ہے مفصل پرچہ ترکیب میں ملاحظہ کیجئے۔ اسکی ایک شیشی کا آپکے گھر میں موجود ہونا گویا اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی پاکٹ میں موجود ہیں۔ بوڑھے بچوں۔ جوانوں مردوں عورتوں سب کے لئے یکساں مفید قیمت فی شیشی جو عرصہ تک کیلئے کافی ہے صرف دو روپے چار آنہ محصولڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

دارالانوار میں سکنی اراضی خریدکر نیکا نادر موقعہ

دس کنال اراضی۔ ساٹھ فٹ کی دو سڑکوں کے درمیان۔ حضرت صاحب کی کوٹھی کے عین سامنے۔ مسجد مبارک سے قریب ترین۔ ان تمام خوبیوں کے رکھنے والا دارالانوار میں صرف یہی ایک رقبہ ہے۔ خرید کے شائق جلد درخواست دیں۔ دو کنال سے کم کی درخواست نہیں آنی چاہیئے۔ جو سارا رقبہ خرید کریگا اس کے ساتھ قیمت میں معتد بہ رعایت کر دی جاویگی قیمت بذریعہ خط و کتابت طے کی جائے۔

نوٹ:۔ اس رقبہ کے خریدار کو دارالانوار کمیٹی کے قواعد و ضوابط پر عمل پیرا ہونا پڑیگا۔

حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

خان عبداللہ خاں آف مالیر کوٹلہ شیروانی کوٹ مالیر کوٹلہ

جناب!

برسات آگئی۔ بخار کا زور ہوگا

بخار کی ٹکیاں منگائیے۔ قیمت عمر
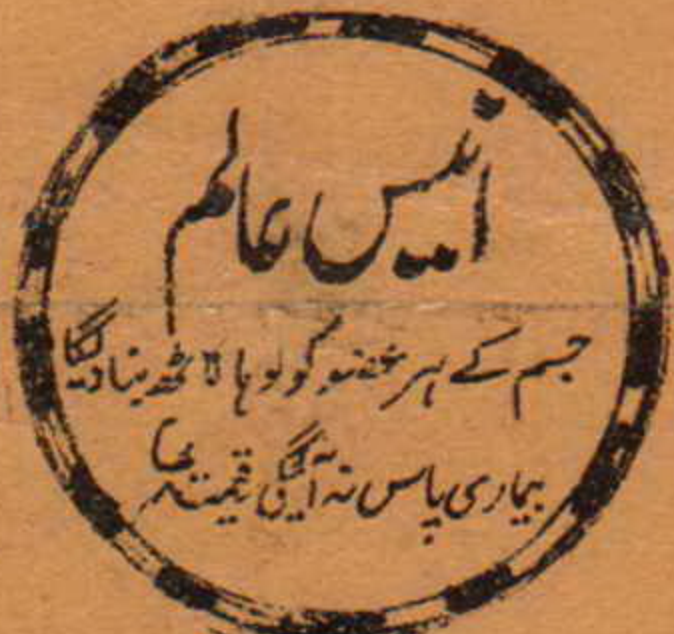
بواسیر خونی کے لئے مجرب دوا قیمت عہ فارم تشخیص اور انگریزی اردو فہرست مفت طلب فرمائیے

پتہ:۔ ایم۔ ایچ۔ احمدی۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ ایس بیری اکبر پور کانپور

احمدیوں کے واسطے خاص رعایت

بے روزگاری کا بہترین علاج

امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کی فصل آرہی ہے آئندہ ہفتہ میں تازہ مال آرہا ہے۔

تھوڑے سے سرمایہ کے بیوپاریوں کیلئے امریکن۔ ولایتی۔ جاپانی کٹ پیس کی چھوٹی گانٹھیں تیار کی ہیں یکصد ۲ صد ۳ صد روپیہ کی جس میں زنانہ مردانہ ضرورت کا کپڑا۔ ارزاں۔ خوشنما ہر رنگ اور ہر نوع کا موجود ہے تھوکبار اتھوک نرخ پر بھیجا جاتا ہے۔ تجارت کو وسیع کرنیکی غرض سے منافعہ قلیل لیا جاتا ہے مستورات پردہ نشین گھر بیٹھے کی تجارت با آسانی کر سکتی ہیں کیونکہ ہر گھر میں ہر وقت کپڑے کی ضرورت ہے۔ کٹ پیس کے علاوہ ہر قسم کا لیس فیتہ جھالر۔ دری کے بیل۔ ستارے۔ پھول۔ دوپٹہ اور ساڑھی پر لگانیکا جملہ سامان مل سکتا ہے ذاتی ضروریات کے لئے ۵۰ روپیہ کی گانٹھ تیار ہے۔ ایکبار نمونہ مال منگا کر۔ قیمت اور مال کا مقابلہ کریں دھوکا دینے والے الفاظوں سے بچیں۔ سو روپیہ سے زائد کے خریدار کو کرایہ ریل معاف اور ۲۵ فیصدی پیشگی آنا لازمی ہے تھوک فہرست طلب کریں

ایس۔ رفیق بھائی جنرل سپلائرز جیکب سرکل بمبئی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سرکاری اطلاع کے مطابق جولائی ۱۹۳۲ء کے آخر تک عام قانون اور ہنگامی اختیارات کے ماتحت سزا پانے والوں کی تعداد ۲۳۴۷۲ تھی جن میں ۱۰۲۰ عورتیں بھی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ۴۴۶۶ گرفتار شدگان معافی مانگ کر رہائی حاصل کر چکے ہیں۔

شملہ سے ۲۵ اگست کی اطلاع ہے کہ گزشتہ شب سری نگر میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان ایک معمولی سی بات پر فساد ہو گیا۔ جس میں چار اشخاص زخمی ہوئے۔ لیکن فی الفور حالات پر قابو پا لیا گیا۔

سول نافرمانی کے متعلق ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ اگست کے نصف اول میں کوئی خوفناک حادثہ رونما نہیں ہوا۔ عام طور پر تحریک میں کمزوری واقع ہو رہی ہے۔

دہلی سے ۲۵ اگست کی خبر ہے کہ الور میں پیدا شدہ صورت حالات کے ضمن میں مسلمانوں کا ایک وفد وائسرائے کی خدمت میں جانے والا ہے۔

ہز ایکسی لینسی کپتان سکندر حیات خاں گورنر پنجاب ۲۴ اگست کی صبح امرتسر تشریف لائے۔ سرکٹ ہاؤس میں قیام کیا۔ کمشنر۔ ڈپٹی کمشنر اور دیگر حکام ضلع کے علاوہ شہر کے شرفا کو بھی شرف باریابی بخشا۔ سہ پہر کے وقت معززین کی طرف سے دعوت چائے میں شریک ہوئے اور شام کے وقت شملہ تشریف لے گئے۔

مسٹر آئی ایم سٹیفنز قائم مقام ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات حکومت ہند ۲۵ اگست سے اپنے عہدہ پر مستقل کر دیئے گئے ہیں۔

رنگون سنٹرل جیل سے مالی بدحالی اور جیلوں میں عدم گنجائش کی وجہ سے حال ہی میں تقریباً پانچ سو اور انسین سنٹرل جیل سے ۱۲۰۰ قیدی رہا کئے گئے ہیں۔ رہا شدہ قیدی بالعموم عادی مجرم نہیں ہیں۔

نیپال کی کونسل آف سٹیٹ کے ممبر کمانڈنگ جنرل دھرم شمشیر جنگ آف نیپال ۲۵ اگست کو کلکتہ میں انتقال کر گئے آپ کی وفات پر سرکاری عمارتوں پر جھنڈے نیچے کر دیئے گئے اور فورٹ ولیم میں توپیں داغی گئیں۔

مسلم آؤٹ لک لاہور جو مالی مشکلات کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔ اس ہفتہ سے از سر نو جاری ہو گیا ہے۔

بلدیہ امرتسر کے اگزیکٹو افسر نے امرتسر کے پاور ہاؤس کے خزانچی مسٹر ٹھاکر داس کو معطل کر دیا ہے کیونکہ اس نے بلدیہ کا تیرہ سو روپیہ غبن کیا تھا۔

گورنر بنگال نے ۲۴ اگست کو کلکتہ میں پنڈت مدن موہن مالویہ کو شرف ملاقات بخشا۔

کلکتہ کارپوریشن نے تپ دق کے انسداد کے لئے باون ہزار روپیہ کی منظوری دی ہے۔ بشرطیکہ اس خرچ سے کلکتہ میں ایک ہسپتال کھولا جائے اور اس میں شہر کے ۳۲ وارڈوں میں سے ایک ایک آدمی کو انسدادی تدابیر کے لئے تعلیم دی جائے۔

بالشویک حکومت نومبر کے مہینہ میں اپنی پندرھویں سالگرہ منانے کا انتظام کر رہی ہے۔

یروشلم کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ایک فرنگی خاتون مسز ملر کے قتل اور مسٹر ملر کو زخمی کر دینے کے الزام میں جن عربوں پر مقدمہ چل رہا تھا ان میں سے ایک مسلمان حمدان عثمان کو پھانسی اور اس کے ساتھی کو پانچ سال قید با مشقت کی سزا ملی ہے۔

نیویارک (امریکہ) میں حال ہی میں زہریلی شراب پینے کی وجہ سے کم از کم پندرہ موتیں واقع ہوئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سموک نامی شراب اگرچہ ارزاں ہے مگر خطرناک بھی ہے۔

شملہ میں ۲۲ اور ۲۴ اگست کو ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند نے اگزیکٹو کونسل کا اجلاس منعقد کیا۔

الہ آباد سے ۲۴ اگست کی خبر ہے کہ دریائے جمنا کے پل پر الیکٹرک کیبل لگائے جا رہے تھے کہ ایک قلی جو کیبل کو تھامے ہوئے تھا دفعۃً دریا میں گر پڑا۔ مسٹر اے پی جے ہیرن ریذیڈنٹ انجینیر یو پی الیکٹرک سپلائی کمپنی قلی کو بچانے کے لئے اس کے ساتھ ہی دریا میں کود پڑے اور اسے بچانے کی کوشش کرتے ہوئے خود بھی ڈوبنے لگے آخر ایک کشتی نے ہر دو کو بچا لیا۔

بمبئی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ ستمبر سے اس وقت تک ہندوستان سے پانچ کروڑ اسی لاکھ پاؤنڈ کا سونا بذریعہ جہاز لندن جا چکا ہے۔

ماچھا کا مشہور ڈاکو نوردین ۲۵ اگست کو پٹی میں گرفتار کر لیا گیا۔ اس کی گرفتاری کے لئے پانصد روپیہ کا انعام مقرر تھا

شملہ سے ۲۵ اگست کی اطلاع ہے کہ معاہدہ اوٹاوہ ٹیرف بورڈ کی تجاویز اور انڈین میڈیکل کونسل بل پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کا خاص اجلاس وسط نومبر میں منعقد ہو گا۔

شملہ کے باخبر حلقوں میں افواہ ہے کہ گورنمنٹ ہند اسمبلی کے ستمبر کے اجلاس کے خاتمہ پر سپیشل آرڈی ننس کو کچھ خفیف تبدیلی کے ساتھ ایک ایکٹ کی صورت میں لانے کی تجویز کر رہی ہے۔ اس کا مدعا یہ ہے کہ گورنمنٹ کے خلاف آرڈی ننسوں کا اعتراض نہ رہے۔ اگرچہ وہ یہ محسوس کرتی ہے کہ ابھی آرڈی ننس ختم کرنے کا وقت نہیں آیا۔

بنگال کونسل میں ۲۵ اگست کو ہوم ممبر نے اس امر کی تردید کی کہ حکومت سول نافرمانی کے قیدیوں کو آزاد کر رہی ہے۔

دہلی سے ۲۵ اگست کی اطلاع ہے کہ حارث ہاشمی اور گوری شنکر سرکردہ کانگرسی کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ انہیں کانگرسی سرگرمیوں میں امداد دینے پر گرفتار کیا گیا۔

ڈاکٹر کچلو صدر انڈین نیشنل کانگرس کو امرتسر کے مجسٹریٹ نے ۲۷ اگست کو دو سال قید با مشقت اور دو سو روپیہ جرمانہ۔ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ چھ ماہ مزید قید کی سزا کا حکم سنایا۔ اور اسے کلاس میں رکھے جانے کا حکم دیا۔ جب ڈاکٹر صاحب گرفتار کئے گئے تھے تو ان کی جامہ تلاشی پر پولیس کو ایک سو روپیہ کا نوٹ ملا تھا عدالت نے حکم دیا کہ اس روپیہ کو جرمانہ کا حصہ سمجھ کر سرکاری خزانہ میں داخل کیا جائے۔

کلکتہ سے ۲۷ اگست کی اطلاع ہے کہ اپنے خسارہ کو پورا کرنے کے لئے محکمہ ڈاک اس بات پر زور دے رہا ہے کہ پریس کے تاروں کی شرح میں اضافہ کیا جائے۔ پوسٹل اکاؤنٹس کمیٹی کے سامنے یہ تجویز پیش کی گئی اور اس نے اسے منظور کر لیا ہے۔

لاہور کے قریب موضع خاسریاں میں ۲۷ اگست کو سردار جگت سنگھ کے والد بھائی ٹھاکر موہن اور ایک نوکر پر قاتلانہ حملہ کر کے انہیں سخت زخمی کیا گیا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب قائم مقام ممبر اگزیکٹو کونسل جن کے عہدہ کی میعاد ماہ اکتوبر میں ختم ہو گی۔ اس تحقیقاتی کمیشن کے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ جو فوجی اخراجات کی تحقیق کریگا۔ آپ اس غرض کے لئے ۱۵ اکتوبر کو انگلینڈ روانہ ہو جائیں گے۔

ریاست راجکوٹ کی نمائندہ اسمبلی نے اتفاق رائے سے پاس کیا ہے کہ جلا وطنی کے قانون کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔ اس قانون کے رو سے ریاست کے پولیٹیکل سکرٹری کو اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی شخص کو اس کی پولیٹیکل سرگرمیوں کی وجہ سے غیر معین عرصہ کیلئے ریاست سے نکال دے۔

میڈرڈ سے ۲۵ اگست کی خبر ہے کہ سپریم کورٹ کے جج ججوں نے ۱۸ گھنٹے کے غور و فکر کے بعد گزشتہ شورش کے تین راہنماؤں کے مقدمہ کا فیصلہ کر دیا۔ جرنیل سنجرجو کو

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی